بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

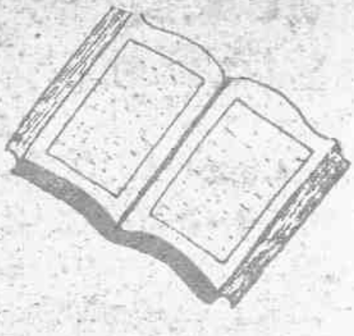

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نومبر ۱۹۶۳ء

الفرقان

(۱) فضائلِ قرآن مجید بیان کرنے والا (۲) غیر مسلموں یعنی آریوں عیسائیوں اور بہائیوں کے قرآن مجید پر اعتراضات کا جواب دیکر انہیں دعوتِ اسلام دینے والا۔ (۳) باشندگانِ پاکستان کو عربی زبان سکھانے والا (۴) مستشرقین کے خیالات پر تحقیقی تبصرہ کرنے والا ماہنامہ!

ایڈیٹر
ابو العطاء جالندھری

افریقہ میں اشاعت اسلام

مبلغین افریقہ جا رہے ہیں

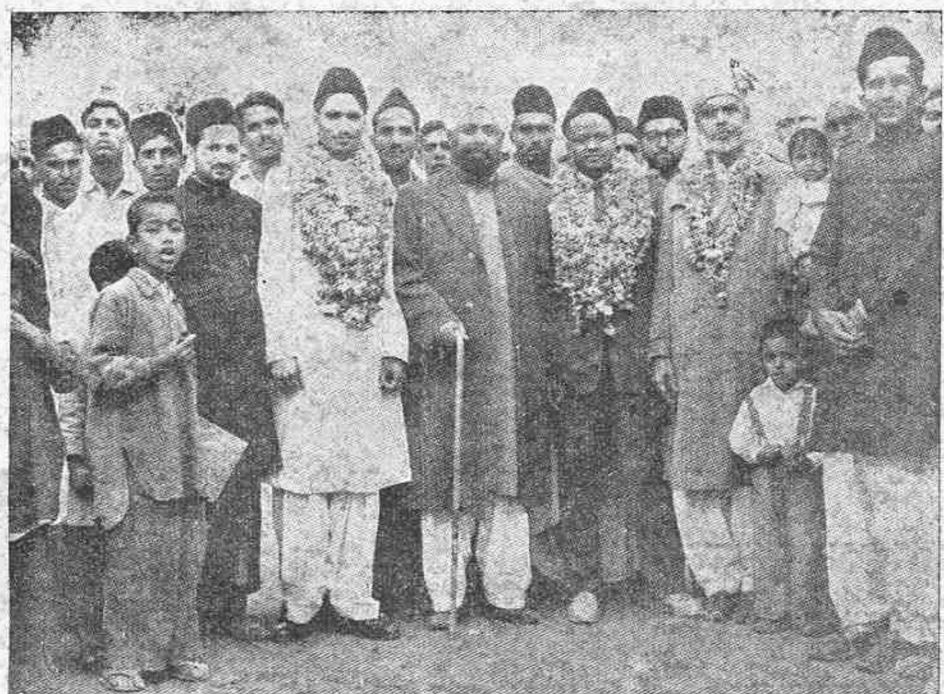

پھولوں کے ہار پہنے ہوئے مبلغین :- بائیں سے :
(۱) مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح (۲) مولوی ابوطالب
صاحب افریقن (۳) قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی

(مقالہ افتتاحیہ ملاحظہ فرمائیں)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا ط

تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی مجلّہ

ماہنامہ

الفرقان

ربوہ

نومبر ۱۹۶۳ء

ایڈیٹر:- ابو العطاء جالندھری

مینیجر:- عطاء المجیب راشدؔ

سالانہ بدل اشتراک

پاکستان و بھارت ..... چھ روپے

دیگر ممالک ..... تیرہ شلنگ

فی پرچہ ..... دس آنے

تاریخ اشاعت ..... ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ

بدل اشتراک بنام مینیجر پیشگی آنا چاہیئے!

اعزازی اراکین ادارہ

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل آف نیروبی

محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل آف کلکتہ

(طابع و ناشر:- ابو العطاء جالندھری ٭ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:- دفتر الفرقان ربوہ ضلع جھنگ)

جلد ۱۳ — ماہنامہ الفرقان ربوہ — جمادی الثانیہ ۱۳۸۲ھ
شمارہ ۱۱ — نومبر ۱۹۶۲ء

فہرست مندرجات

- افریقہ میں اسلام غالب ہو رہا ہے (افریقہ میں تبلیغِ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی جدوجہد) — ص۱
- "مسیحانہ مزاج" اور مسیحی اخبارات کا "شریفانہ رویہ" — ص۶
- القصیدۃ فی نعت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم — ص۷
- "حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عربی نعت کا اردو ترجمہ" — ص۸
- شذرات — ص۹
- ایڈیٹر کی ڈاک — ص۱۵
- دجالی فتنہ - اس کی پہچان اور علاج — ص۱۷
- ایک مشہور عیسائی پادری سے ملاقات اور گفتگو — ص۲۰
- غم سے گزریں حضرتِ مسرورؔ کی باتیں کریں (نظم) — ص۲۳
- انڈونیشیا میں اسلام کی آمد — ص۲۴
- قرآن مجید اور عقیدۂ تثلیث (مستشرقین کے ایک اعتراض کا جواب) — ص۲۹
- حاصلِ مطالعہ (کتاب مسئلہ خلافت کے حوالہ جات) — ص۳۳
- میثاق (دیوبند) اور فاران کراچی کے نزاع کے فیصلہ کا طریق — ص۳۵
- البیان (آل عمران ع کا سلیس ترجمہ اور مختصر تفسیر) — ص۳۷
- "شاہد و مشہود" سے کون مراد ہیں؟ (بہائیوں کے اعتراض کا جواب) — ص۴۱
- سُود والے مضمون پر تعاقب — (محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب و جناب فیض محمد خان صاحب) — ص۴۳
- الفرقان کے خاص معاونین کے لئے تحریکِ دعا — ص۴۵

خاتم النبیین نمبر (کتابی صورت میں!)

جناب مودودی صاحب کے کتابچہ "ختم نبوت" کا مکمل و مدلّل جواب

احباب کے اصرار پر اب یہ شاندار نمبر (مزید اضافہ جات کے ساتھ) عمدہ مجلد کتابی صورت میں طبع ہو رہا ہے۔ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس پر تنقید کرنے یا اس کا کسی قسم کا جواب دینے کی جناب مودودی صاحب کو جرأت نہیں ہوئی۔ اس میں قرآن مجید، احادیث نبویہ اور اقوالِ بزرگان کی رُو سے ختمِ نبوت کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور مودودی صاحب کے ہر اعتراض کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔ احباب اسے خود بھی مطالعہ فرمائیں اور خرید کر بکثرت دوسرے دوستوں میں بھی تقسیم کریں تا ان کی غلط فہمیوں کا مکمل ازالہ ہو۔ اپنی مطلوبہ تعداد کے متعلق **مینیجر صاحب الفرقان** ربوہ کو مطلع فرما دیں۔ کتاب چند دنوں تک شائع ہو رہی ہے۔

اڑھائی صد صفحات کی مجلد کتاب کی قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ ہو گی!

خاکسار - ابوالعطاء جالندھری — ۲ نومبر ۱۹۶۲ء

افریقہ میں اسلام غالب ہو رہا ہے

افریقہ میں تبلیغِ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی جدوجہد

(۱)

براعظم افریقہ کی آزادی کے ساتھ یہ سوال بڑے زور کے ساتھ پیدا ہو گیا ہے کہ افریقہ کا آئندہ مذہب اسلام ہو گا یا عیسائیت؟ افریقہ کے ممالک جوں جوں آزاد ہو رہے ہیں ان کے باشندوں میں سوچنے اور فیصلہ کرنے کی قوت پوری طرح نشوونما پا رہی ہے۔ جب تک مغربی ممالک کا جُوا افریقیوں کی گردن پر تھا وہ اپنے عیسائی حکمرانوں کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے مگر اب حالات بسرعت بدل رہے ہیں۔

عیسائی پادری خیال کرتے تھے کہ افریقہ کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانا بالکل آسان ہے۔ مشرک اور بُت پرست اقوام کو جبکہ دنیوی ساز و سامان بھی پورے جوبن پر ہوں عیسائی بنانا فی الواقع مشکل نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اس آخری زمانہ کے لئے یہ ہے کہ اسلام کو ساری دنیا پر غالب کیا جائے۔ اسی لئے اس نے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ ایک غریب اور قلیل التعداد جماعت ہے مگر اس کی بنیاد خدا کے مامور کے ہاتھوں رکھی گئی ہے اسلئے اس جماعت کا نصب العین بجز اس کے کچھ نہیں ہے کہ تن، من اور دھن کی قربانی سے اکنافِ عالم میں اسلام کی اشاعت کی جائے۔ چنانچہ اس جماعت کے مبلغین پاکستان و ہندوستان کے باہر بھی دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ رہے ہیں مشرقی و مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن قائم ہیں اور سالہا سال سے احمدی مجاہدین ان میدانوں میں عیسائیت کا مقابلہ کر رہے ہیں اور اسلام کی فضیلت و برتری کو ثابت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مساعی میں خاص برکت پیدا کی ہے اور ہزارہا مشرک اور عیسائی اسلام کی نعمت سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ دہلی کا اخبار الجمعیۃ لکھتا ہے کہ:

> "افریقہ میں ایک طبقہ اشاعتِ اسلام کیلئے بہت کوشش کر رہا ہے۔ وہاں سے اس کے انگریزی اخبارات بھی نکلتے ہیں اور ریڈیو پر تقریریں بھی ہوتی ہیں اور اس کی طرف سے اسلامی اسکول بھی کھولے گئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ افریقہ میں تمام مسلم فرقے اشاعتِ اسلام کے کام میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور اس خطہ میں آپس کے اختلافات کو ہوا نہ دیں۔"
>
> (الجمعیۃ دہلی ۲۲ ستمبر ۱۹۶۳ء)

جوہنسبرگ سے مسٹر A.S.K. JOOMMAL لکھتے

ہیں:-

"The Spread of Islam in East and west Africa is solely due to the unwavering efforts of the Ahmadis. No Sunni Aalim can claim this honour.

(ایسٹ افریقن ٹائمز - نیروبی یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء)

کہ مشرقی اور مغربی افریقہ میں اسلام کی اشاعت صرف جماعت احمدیہ کی پیہم کوششوں کا نتیجہ ہے کوئی سُنّی عالم اس اعزاز کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔"

—— (۲) ——

ممباسہ (مشرقی افریقہ) کی مشہور درسگاہ "تہذیب مسلم سکول" کے پرنسپل جناب اے۔ کے الشیخ علوی صاحب نے اسلامی ممالک کے سفر سے واپس اپنے وطن پہنچ کر پریس کو حسب ذیل بیان دیا ہے:-

"I Spent about 7 Months at the Al Azhar University of Egypt, where I came in contact with many eminent Shaikhs possessed of great Knowledge of Islamic faith. But the personality which impressed me most was that of Shaikh Mahmud al Shaltoot, Rector of the University. A highly gifted scholar of Islam and an authority on Muslim jurisprudence, the Shaikh is a fearless exponent of his views and convictions. To a question I put to him as to what he thought about Ahmadies, he very emphatically said, 'They are our brothers in Islam. They adhere to the same KALIMA as we. Don't they?"

On being asked how he looked upon the Ahmadiyya belief in the death of Chirst, the learned Rector observed that he was

in full agreement with it; Chirst died like all the other prophets of God, adding that that was his conviction and he did not care whether it lent support to Ahmadiyya beliefs or any one else."

ترجمہ میں نے قریباً سات ماہ مصر کی الازہر یونیورسٹی میں گزارے جہاں مجھے بہت سی ایسی مشہور اور اہم شخصیتوں سے ملنے کا موقعہ میسر آیا جو اسلامی علوم کے ماہر ہیں۔ مگر مجھے سب سے زیادہ متاثر علامہ الشیخ محمود شلتوت کی شخصیت نے کیا جو شیخ الازہر ہیں۔ موصوف نہایت بلند پایہ محقق ہیں اور اسلامی مسائل میں سند مانے جاتے ہیں وہ اپنے نظریات اور عقائد میں نہایت پختہ ہیں۔ میں نے جب اُن سے دریافت کیا کہ احمدیوں کے متعلق ان کا کیا خیال ہے تو انہوں نے پُرجوش لہجہ میں فرمایا کہ "وہ ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ وہ بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو ہم پڑھتے ہیں" پھر اس سوال پر کہ وہ احمدیوں کے عقیدۂ وفاتِ مسیح پر کیا رائے رکھتے ہیں فاضل شیخ الازہر نے فرمایا کہ انہیں اس عقیدہ سے پورا پورا اتفاق ہے۔ یقیناً حضرت مسیح خدا کے دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح وفات پاگئے ہیں۔ مزید فرمایا کہ میرا یہی پختہ اعتقاد ہے۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں کہ اس سے احمدیوں یا کسی اور کے عقیدہ کی تائید ہوتی ہے یا نہیں" (ایسٹ افریقن ٹائمز یکم ستمبر ۱۹۶۳ء)

اس اخباری بیان کے آخر میں جناب الشیخ العلوی نے زور دیا ہے کہ اسلام کی اشاعت کے لئے سب مسلمان فرقوں کو باہم مل کر کام کرنا چاہیئے اور کسی قسم کی فرقہ داری کا رنگ اختیار نہ کرنا چاہیئے۔

قارئین کرام! جمعیۃ العلماء دہلی کے آرگن الجمعیۃ کے الفاظ کی روشنی میں اندازہ لگا سکتے ہیں کہ افریقہ میں عیسائیت کے مقابلہ کے لئے جو جہاد جاری ہے اس میں سب مسلمان فرقوں کو جماعت احمدیہ کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے اور دامے درمے سخنے ان کی امداد کرنی چاہیئے باہمی اختلافات کو اس میدان میں ہوا دیکر اشاعتِ اسلام کے کام کو نقصان نہ پہنچانا چاہیئے۔

(۳)

احمدی مجاہدین آئے دن افریقہ میں اشاعتِ اسلام کے لئے آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان کی قابلِ قدر قربانیوں پر اپنے و بیگانے انہیں داد دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نوازتا ہے۔ اس وقت درجنوں پاکستانی اور افریقن

احمدی مبلغین عیسائیت کے مقابلہ کے لئے مشرقی و مغربی افریقہ میں سرگرمِ عمل ہیں۔ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۶۳ء کو افریقہ جانے والے مجاہدین کا ایک فوٹو ہم ٹائیٹل صفحہ پر شائع کر رہے ہیں۔ یہ فوٹو ربوہ ریلوے سٹیشن پر روانگی کے وقت لیا گیا تھا جب مبلغین کو پھولوں کے ہار پہنا کر رخصت کیا جا رہا تھا۔ تصویر دائیں طرف عزیزم مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح فاضل پاکستانی مبلغ ہیں اور بائیں طرف عزیزم مکرم مولوی ابوطالب صاحب فاضل افریقن مبلغ ہیں جو کئی سال تک جامعہ احمدیہ ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کر کے اب بغرض تبلیغِ اسلام اپنے ملک واپس جا رہے ہیں۔ تیسرے بزرگ اخویم محترم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی ہیں جو وکالت تبشیر کے مشورہ سے جماعتی خدمات ادا کرنے افریقہ جا رہے ہیں۔ محترم قاضی صاحب قبل ازیں بھی افریقہ میں عرصہ دراز تک خدمات سلسلہ بجا لاتے رہے ہیں۔ آپ سرکاری ملازم تھے ۱۹۵۹ء میں "ایجوکیشن آفیسر" کی اسامی سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان اور دوسرے سب مجاہدینِ اسلام کا حافظ و ناصر ہو جو اس کے نام کو بلند کرنے کے لئے اپنے وطنوں سے دُور، اپنے اعزہ و اقارب سے دُور، اور ہر قسم کی مشقتیں برداشت کرتے ہوئے مخلصانہ خدمات بجا لا رہے ہیں۔ انہیں اعلیٰ کام کرنے کی توفیق نصیب ہو اور بخیریت کامران واپس ہوں۔ اَللّٰھُمَّ اٰمین یا ربّ العٰلمین +

(ابو العطاء)

"مسیحانہ مزاج" اور مسیحی اخبارات کا "شریفانہ رویہ"

ایک بوڑھے مسیحی جناب جی۔ ایم مسیحی صاحب بہار (بھارت) سے "مسیحانہ مزاج" کے عنوان سے عیسائی رسالہ "اخوت" (لاہور) میں لکھتے ہیں:۔

"میرے دل کو بڑی الجھن سی معلوم ہوتی ہے جب میں چند مسیحی اخباروں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دوسرے مذاہب سے بحث مباحثہ پر تُلے رہتے ہیں۔ دوسروں کو اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے ہیں۔ یہ طریقہ خداوند مسیح کا نہ تھا اور نہ ہی اس کا سا مزاج ہے۔"

مدیر اخوت نے اپنے آپکو اس ناصحانہ تلقین کا مخاطب سمجھا اب آپ ان کا "شریفانہ جواب" بھی ملاحظہ فرمائیے۔ لکھتے ہیں:۔

"ہم اپنی طرف سے تو حتی المقدور متانت اور سنجیدگی کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتے لیکن نور القرآن مصنفہ مرزا قادیانی اور اس قسم کی دیگر لٹریچر مطبوعات کے جواب میں اگر مجیب کا قلم کبھی بہک جائے تو ہم اپنے تئیں معذور سمجھتے ہیں کب تک ان کی خرافات کا جواب سنجیدگی سے دیا جا سکتا ہے۔" (اخوت لاہور اکتوبر ۱۹۶۳ء)

روشن خان صاحب مینجر اخوت کا ارشاد ہے کہ:۔

"ہم سب کچھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اپنے خداوند کے حکم کے مطابق اپنے موتی سؤروں کے آگے پھینکنے کیلئے تیار نہیں۔" (ص۹)

لطیفہ مشہور ہے کہ ایک شخص بہت گالیاں دیا کرتا تھا۔ اسکے کسی بزرگ کے پاس اس کی شکایت ہوئی۔ بزرگ نے اس سے دریافت کیا۔ جواب میں کہنے لگا کہ کس خبیث بدمعاش نے آپ کے پاس میری شکایت کی ہے کہ میں گالیاں دیتا ہوں۔ وہ بزرگ یہ صورتِ حال دیکھ کر خاموش ہو گئے۔ امید ہے کہ فاضل مدیر اور قابل مینجر اخوت کی "شریفانہ" معذرت سے مسیحی صاحب کی تسلی ہو گئی ہو گی اور انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ مسیحی اخبارات مسیحانہ مزاج سے سراسر بیگانہ ہیں +

القَصِيْدَةُ فِيْ نَعْتِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ کے مبارک قلم سے

يَا قَلْبِيَ اذْكُرْ أَحْمَدَا	عَيْنَ الْهُدَى مُفْنِي الْعِدَا
بَرًّا كَرِيْمًا مُحْسِنًا	بَحْرَ الْعَطَايَا وَالْجَدَا
بَدْرٌ مُّنِيْرٌ زَاهِرٌ	فِيْ كُلِّ وَصْفٍ حُمِّدَا
إِحْسَانُهُ يُصْبِي الْقُلُوْبَ	وَحُسْنُهُ يُرْوِي الصَّدَا
اَلظَّالِمُوْنَ بِظُلْمِهِمْ	قَدْ كَذَّبُوْهُ تَمَرُّدَا
وَالْحَقُّ لَا يَسَعُ الْوَرَى	إِنْكَارُهُ لَمَّا بَدَا
أُطْلُبْ نَظِيْرَ كَمَالِهِ	فَسَتَنْدَمَنَّ مُلَدَّدَا
مَا إِنْ رَأَيْنَا مِثْلَهُ	لِلنَّائِمِيْنَ مُسَهِّدَا
نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ الَّذِيْ	أَحْيَى الْعُلُوْمَ تَجَدُّدَا
اَلْمُصْطَفٰى وَالْمُجْتَبٰى	وَالْمُقْتَدَى وَالْمُجْتَدَى
جُمِعَتْ مَرَابِيْعُ الْهُدَى	فِيْ وَبْلِهِ حِيْنَ النَّدَى

(کتاب کرامات الصادقین)

نوٹ:- اِن اشعار کا ترجمہ اردو اشعار میں اگلے صفحہ پر مطالعہ فرمائیں ۔ (ایڈیٹر)

فی مدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کی عربی نعت کا اُردو ترجمہ

[محترم جناب کیپٹن محمد رمضان صاحب قریشی مہتمم ایڈیٹر ہفت روزہ غازی گجرات نے کرامات الصادقین کے قصیدہ کے عربی اشعار کا اردو اشعار میں ترجمہ کیا ہے اور انہیں اپنے اخبار مورخہ ۸ راکتوبر ۱۹۶۳ء میں شائع فرمایا ہے جسے ہم بعد شکریہ نقل کر رہے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔ (ایڈیٹر)]

اے مرے دل! ذکرِ احمدؐ کر زباں سے باربار
وہ ہدایت کا ہے چشمہ دشمن اُس کے سوگوار

وہ سراپا مہرباں، محسن، کرم گُستر ہے دیکھ
جُود و بخشش کا وہی ہے بحرِ ناپیدا کنار

چودھویں کا چاند ہے معمور ہے انوار سے
ذات سے اس کی ہے ہر وصفِ معلّٰی آشکار

اس کے احساں کی طرف مائل ہیں انسانی قلوب
حسن اس کا تشنگی کے واسطے جامِ بہار

ظالموں نے ظلم ڈھائے اُس کو جھٹلاتے رہے
اس کے ہر حسنِ عمل پر سرکشی کی اختیار

حق ہو جب ظاہر تو پھر کوئی چھپا سکتا نہیں
اس کی دل افروزیوں کی جو شگفتہ ہے بہار

ڈھونڈ دیکھو! تم نہ پاؤ گے کہیں اس کی نظیر
اپنی سرگردانیوں پہ ہو گئے آخر شرمسار

ایسا انساں ہم نے تو ہرگز کہیں دیکھا نہیں
یُوں جو سوتوں کو جگائے خواب سے مردانہ وار

وہ سراسر نور ہے اللہ کا بھیجا ہُوا
اُس نے ہر اک عِلم کو بخشا لباسِ نوبہار

برگزیدہ مصطفےٰؐ ہے برگزیدہ مجتبیٰؐ!
جس کے الطافِ فراواں کا جہاں ہے زلّہ خوار

ہے یہی ہادی کہ جس کی بارشِ اخلاق میں
ہیں ہدایت اور سخا آپس میں دائم ہم کنار

شذرات

(۱) صدرِ مملکت کا قابلِ تعریف اعلان

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صدرِ پاکستان نے فرمایا ہے:-

"مذہب کا لبادہ اوڑھنے والے سیاست دانوں کا کہنا ہے کہ اسلامی اقدار رائج کرنے کے لئے سیاسی اقتدار ضروری ہے۔ سیاسی اقتدار کی ہوس نے انہیں اتنا اندھا کر دیا ہے کہ یہ لوگ یہ بھی نہیں دیکھ پاتے کہ وہ اپنی اس نادانی کے سبب اسلام کے ان مخالفوں اور دشمنوں کی تائید کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اس مذہب کے ساتھ اس سے زیادہ ظلم نہیں ہو سکتا جو دنیا کے لئے پیغامِ امن و رحمت بنکر آیا اور کسی جبر و اکراہ سے نہیں بلکہ ترغیب کے ذریعے دنیا میں پھیلا اور جس نے انسانیت کے لئے بھلائیاں فراہم کیں۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو کہتا ہے "لا اکراہ فی الدین" یعنی دین میں کسی جبر کی گنجائش نہیں۔ پس وہ لوگ جو دین کے پھیلانے کے لئے سیاسی اقتدار کے خواہش مند ہیں وہ اسلام کی کوئی خدمت انجام نہیں دے رہے ہیں۔ اور وہ لوگ جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ مذہب کے نام پر سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ان کی چالوں میں آجاتے ہیں وہ حیرت ناک حد تک بھولے ہیں۔"

(نوائے وقت لاہور- ۲ر نومبر ۱۹۶۲ء)

صدرِ مملکت کا یہ اعلان اس قابل ہے کہ تمام علماء و مشائخ بھی اس پر کان دھریں۔ سچ یہ ہے کہ اسلام ہی وہ پہلا اور کامل دین ہے جس نے انسان کو کامل حریتِ ضمیر عطا فرمائی ہے اور تمام عقائد کی بنیاد دلیل اور برہان پر رکھی ہے۔

(۲) انبیاء و مجددین اور حصولِ اقتدار کے لئے جدوجہد

فاضل مدیر المنبر (لائل پور) لکھتے ہیں:-

(الف) "انبیاء علیہم السلام نے کبھی بھی اقتدار کو چھیننے کی جدوجہد نہیں کی، نہ فساق و فجار کے ہاتھ سے نہ کفار و مشرکین کے قبضہ و تصرف سے۔ انہوں نے از اول تا آخر

دعوت الی اللہ دی ہے اپنے تمام مخاطبین کو۔ اور یہ کام فلاحِ اخروی ہی کے نام و تصور سے کیا ہے۔ بلکہ جب کسی صاحبِ سلطنت سے کسی نبی نے خطاب فرمایا ہے تو اس کی صراحت بھی ضروری سمجھی ہے کہ ہمیں تمہاری سلطنت سے کوئی سروکار نہیں۔ اگر تم ہماری دعوت کو قبول کر لو تو اقتدار تمہارے ہی قبضہ و تصرف میں رہے گا۔"

(ب) "اسلامی تاریخ کی شہادت یہی ہے کہ چودہ سو سال کی تاریخ میں کسی مجدد و مصلح نے اپنے وقت کے فاسق و فاجر صاحبِ اقتدار کو یہ چیلنج نہیں کیا کہ مانو ہماری بات وگرنہ ہم تمہارے خلاف ایک جماعت منظم کرتے ہیں جو تم (فاسق) سے اقتدار کی باگ ڈور چھین کر صالح افراد یا جماعت کے ہاتھ میں تھما دیگی۔" (المنبر ۲۶ر اکتوبر ۱۹۶۳ء صفحہ ۲)

اب وہ لوگ خدارا غور کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آج تک اعتراض کرتے رہے ہیں کہ آپ نے اپنے زمانہ کی کافر سلطنت سے حصولِ اقتدار کے لئے جدوجہد کیوں نہ کی تھی۔ حالانکہ مسیح موعود علیہ السلام کا مسلک سنتِ انبیاء و مجددین کے عین مطابق ہے۔

(۴) لفظ "قمر الانبیاء" پر ناجائز اعتراض اور بے جا واویلا

مخالفت برائے مخالفت کی تازہ مثال وہ اعتراض ہے جو ہمارے مخالفین نے جانتے بوجھتے سیدی حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کے ذکر پر لفظ "قمر الانبیاء" کے اعادہ پر کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس جگہ لفظ قمر بطور مجاز استعمال ہوا ہے اور قمر کی حقیقت یہ ہے کہ وہ سورج سے نور کا اقتباس کرتا ہے اسلئے لفظ قمر الانبیاء کے معنے ہونگے نبیوں سے اقتباس نور کرنے والا وجود۔ ایسے شخص کا نبی ہونا بھی لازم نہیں آتا چہ جائیکہ اُسے نبیوں سے افضل ٹھہرایا جائے۔ بلکہ اِن معنوں کے رُو سے اپنے اپنے ظرف کے مطابق ہر مومن قمر الانبیاء ہے ورنہ وہ مومن کیسا ہے جو نبیوں سے نور حاصل نہیں کرتا؟ اِس واضح حقیقت کے باوجود اِس لفظ کے جائز استعمال پر اعتراض کرنا اگر مخالفت برائے مخالفت نہیں تو اور کیا ہے؟

مدیر چٹان جناب شورش کاشمیری نے اِس سلسلہ میں جو بے جا اشتعال انگیزی شروع کر رکھی ہے اسکے پیشِ نظر جناب علامہ مفتی محمد حسین صاحب نعیمی کا یہ مطالبہ بڑا اذنی معلوم ہوتا ہے کہ:-

"پاکستان کے ازلی دشمن، کانگرس کے خانہ زاد شورش کاشمیری کے رسالہ چٹان کی اشاعت کو فوراً ایک قلم روک دیا جائے بصورتِ دیگر ملک میں ایک زبردست خونریزی اور فساد کا خطرہ ہے اگر حکومت نے غدارِ ملت شورش کے

مضامین کی اشاعت کو نہ روکا تو پاکستان
کا یہ ازلی دشمن ملک میں ۱۹۵۳ء جیسے
حالات پیدا کر کے ملک کی وحدت کو
پارہ پارہ کر کے رکھ دے گا۔"

(ہفت روزہ سوادِ اعظم لاہور ۱۴ نومبر ۱۹۶۳ء)

(۴) "قمر الانبیاء" کا اطلاق سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر ہرگز جائز نہیں۔!

احراری رسالہ تبصرہ لاہور نے تو حد ہی کر دی ہے لکھتا ہے:-

"قمر الانبیاء کی اصطلاح صرف سرورِ کائنات کی ذاتِ گرامی کے لئے مخصوص ہے ایک عام آدمی کو اِس اصطلاح کا مستحق ٹھہرانا پیغمبرِ اسلام اور دوسرے نبیوں کی توہین ہے۔"

(تبصرہ اکتوبر ۱۹۶۳ء صفحہ ۲)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سِرَاجًا مُّنِیْرًا قرار دیا ہے (احزاب: ۴۶) کہ آپ آفتاب ہیں جو خود بھی منور ہے اور دوسروں کو بھی نور بخشتا ہے۔ القمر کے معنے لغت میں لکھے ہیں "کوکبٌ یستمدّ نورہ من الشمس فینعکس علی الارض فیرفع ظلمة اللیل" کہ وہ اپنا نور سورج سے حاصل کرتا ہے۔ اسلئے قرآن مجید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں قمر قرار نہیں دیا۔ آپ کو قمر الانبیاء قرار دینے کے معنے تو یہ ہوں گے کہ آپ کا نور دوسرے انبیاء سے مستفاد ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ بات نصِ قرآنی کے خلاف اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی **صریح توہین** ہے کہ آپ کو دوسرے نبیوں سے نور حاصل کرنے والا قرار دیا جائے۔ ہم حیران ہیں کہ احراری مولوی صاحبان نے یہ کہاں سے پڑھ لیا ہے کہ قمر الانبیاء کی اصطلاح (؟) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہے۔ کیا وہ اس دعویٰ کا کوئی ثبوت پیش کر سکیں گے؟

ستم بالائے ستم تو یہ ہے کہ لفظ قمر الانبیاء کو تو احراری صاحبان نے اس کے معنوں پر غور کئے بغیر توہینِ رسول ٹھہرا دیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآنی مخصوص لقب رحمة للعالمین کو سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے لئے بے دریغ استعمال کر رہے ہیں۔ مولوی محمد موسیٰ صاحب مدرس قاسم العلوم ملتان نے بخاری صاحب کے مرثیہ میں کہا ہے ؎

وکنتَ من الرحیم علی بسیط
عطاء رحمة للعالمین

(رسالہ ترجمان اسلام لاہور ۱۵ ستمبر ۱۹۶۱ء)

کہ تو زمین پر خدائے رحیم کی بخشش بطور رحمة للعالمین تھا۔

فاضل مدیر تبصرہ فرمائیں کہ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو رحمة للعالمین قرار دینے سے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین لازم آتی ہے یا نہیں؟

(۵) مسیحی مدیر "اخوت" سے ایک منطقی سوال

ایک پادری صاحب ایک احمدی کو مخاطب

کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"آپ کے پیرو مرشد مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تصانیف میں مسیحیوں کو کوس کوس کر بے شمار گالیاں دی ہیں وہ سب گالیاں آپ کے دماغ میں گھوم رہی ہیں۔ ایسی گالیاں وہی دے سکتا ہے جس کا کردار حد سے گرا ہوا ہو۔

جو خود چور ہوتا ہے وہ دوسروں کو بھی چور سمجھتا ہے۔"

(اخوت اکتوبر ۱۹۶۳ء صٹ)

ہم اس جگہ عیسائی صاحبان کے "خداوند یسوع مسیح" کے شیریں کلمات مندرجہ انجیل متی مثلاً "اے سانپو! اے افعی کے بچو!" اے احمقو!" کو نظر انداز کرتے ہوئے فاضل مدیر اخوت سے ایک **منطقی سوال پوچھتے** ہیں کہ اگر یہ کلیہ اسی طرح صحیح ہے کہ "جو خود چور ہوتا ہے وہ دوسروں کو بھی چور سمجھتا ہے" تو آپ کا اُس یسوع ناصری کے متعلق کیا خیال ہے جس نے کہا تھا کہ:۔

"جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں۔" (یوحنا ۱۰)

ہمیں آپ کے جواب کا انتظار ہے۔

(۶)۔ مسیحی تین خداؤں کے قائل نہیں؟

مسیحی مدیر اعلیٰ "ایپی فینی" کلکتہ "تثلیث اقدس" کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔

"اہل اسلام میں یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ مسیحی تین خداؤں کو مانتے ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر درحقیقت مسیحی تین خداؤں کو مانتے تو وہ دو حقیقتوں سے رُوگردانی کرتے۔ **اوّلاً** پرانے عہد نامہ سے جس کا بنیادی اصول اور تعلیم ہی وحدانیت پر مبنی ہے۔ **ثانیاً** یسوع مسیح سے کہ اُس نے وحدانیت کی اس تعلیم سے کبھی انحراف نہیں کیا۔"

(بحوالہ اخوت اکتوبر ۱۹۶۳ء)

یہ درست ہے کہ عہد نامہ قدیم میں بھی توحید کی تعلیم ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام عمر بھر اسی توحید کی منادی کرتے رہے۔ مگر یہ بھی بجا ہے کہ عیسائیوں نے بعد ازاں یونانی تاثرات سے تین خداؤں کا نظریہ قائم کر لیا اور باپ خدا، بیٹا خدا، روح القدس خدا کا اعلان کر دیا تھا۔ چنانچہ عقیدۂ تثلیث کی قرآن مجید نے مدلل تردید کی جس کا نتیجہ ہے کہ آج عیسائی بھی اسے "غلط فہمی" قرار دینے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ جس طرح بُت پرستوں نے دلائل قرآنی کے سامنے عاجز آ کر کہہ دیا تھا ما نعبدھم اِلّا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ۔

(۷) عیسائی حضرت مریمؑ کی عبادت کرتے تھے!

لکھا ہے کہ:۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان ایام میں اصل مسیحی تعلیم سے بھٹکے ہوئے ناخلف

قسم کے مسیحیوں سے جناب رسول عربی
کی ملاقاتیں ہوئیں۔ یا آپ نے دوسروں سے
ان کے عقائد کے متعلق سُنا کیونکہ ان
لوگوں کی عبادت گاہیں مختلف قسم کے
بُتوں سے مزیّن ہوتی تھیں نیز یہ مسیحی
کنواری مریم کی پرستش و عبادت
کرتے تھے۔" (اخوت اکتوبر ۱۹۶۳ء)

قرآن مجید نے حضرت مریم کی عبادت کی پُر زور تردید کی اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ عیسائیوں کے ایک بڑے طبقے سے یہ مرض زائل ہو چکا ہے۔

(۸) یہ سُؤر کون ہیں؟

ایک پادری صاحب لکھتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ خداوند یسوع مسیح نے ہم
کو فروتنی کا ایسا بڑا سبق عطا کیا ہے
کہ ہم سب کچھ برداشت کرنے کے لئے
تیار ہیں لیکن اپنے خداوند کے حکم کے
مطابق اپنے موتی سُؤروں کے
آگے پھینکنے کے لئے تیار نہیں۔"
(اخوت اکتوبر ۱۹۶۳ء)

کیا پادری صاحب بتائیں گے کہ وہ کن لوگوں کو سؤر کہہ رہے ہیں؟

(۹) علامہ نیاز فتحپوری اور مدیران چٹان و المنبر کے بیانات

جناب شورش کاشمیری نے "نیاز فتحپوری" کے عنوان سے ایک نظم شائع کی ہے جس کا ایک شعر یوں ہے ؎

ادب کی مملکت میں اس صدی کا یہ مجدد ہے
کھلے لفظوں میں لکھوں صاف لکھوں برملا لکھوں
(چٹان ۲۸ راکتوبر ۱۹۶۳ء)

اب ذرا فاضل مدیر "المنبر" لائلپور کا بیان بھی ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں کہ:۔

"نیاز فتحپوری صاحب سابقاً تو ایک ملحد
ادیب ہی کی حیثیت سے معروف تھے۔ اور
انہوں نے وحی، نبوت اور اسلام کے اساسی
معتقدات کے بارے میں الحاد کا رستہ
کُھلم کُھلا اختیار کر رکھا تھا مگر ادھر چند
سالوں سے وہ قادیانیت کے نقیب کی
حیثیت بھی اختیار کر چکے ہیں اور وہ بڑی
گرمجوشی سے مرزا غلام احمد کی پارسائی،
صداقت اور جماعت ربوہ کی قابل رشک
اسلامیت کی تبلیغ میں کوشاں ہیں۔"
(المنبر ۲۶ راکتوبر ۱۹۶۳ء)

گویا علامہ نیاز فتحپوری ایسا فہیم ادیب بھی جب احمدیت کا مطالعہ کرتا ہے، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب پڑھتا ہے تو ایسی زبردست شہادت حق ادا کرتا ہے کہ معاندین احمدیت انہیں "قادیانیت کے نقیب" کے لقب سے یاد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیا یہ واقعہ اس بات کی کھلی دلیل نہیں کہ احمدیت آج کے دورِ الحاد کے لئے تریاق کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کے غیر جانبدارانہ مطالعہ سے مذہبی رُوح پیدا ہونے لگتی ہے؟ پس مدیر چٹان کا یہ قول سراسر جھوٹ و افترا پر مبنی ہے کہ:۔

"مذہب سے برگشتگی کی آخری وجہ جو ہم
صدرِ مملکت کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں
وہ قادیانی مذہب ہے۔"
(چٹان ۱۴ اکتوبر ۶۳ء)

اس قول کے بے بنیاد ہونے پر شورش صاحب کے ممدوح جناب علامہ نیاز فتحپوری خود ناطق گواہ ہیں۔

(۱۰) "ختم نبوّت میں شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ اور مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا موقف!"

راولپنڈی کے رسالہ تعلیم القرآن کے ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"ربوہ ضلع جھنگ سے مرزائیوں کا ایک
ماہنامہ بنام الفرقان نکلتا ہے اس کے
مارچ ۶۳ء کے شمارہ میں اس کے ایڈیٹر
نے حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور مولانا
محمد قاسم نانوتویؒ پر یہ الزام تراشا ہے
کہ ختم نبوت کے مفہوم میں یہ دونوں
بزرگ ان کے ساتھ ہیں۔ اب تازہ
شمارہ جولائی ۶۳ء میں اس الزام کا
اعادہ کیا گیا ہے۔ اس مضمون کا روئے
سخن اگرچہ محترم شورش صاحب کاشمیری
ایڈیٹر چٹان لاہور کی طرف ہے اور اس
کا تفصیلی جواب وہی دیں گے
لیکن مذکور الصدر دونوں بزرگوں سے
روحانی اور علمی انتساب کی بناء پر راقم
نے ضروری سمجھا کہ ان بزرگوں پر مرزائیوں
کی الزام تراشی کا پردہ چاک کیا جائے۔"
(اگست ۶۳ء)

جناب سجاد بخاری صاحب نے اُمید دلائی تھی کہ الفرقان کے مضمون کا "تفصیلی جواب" جناب شورش صاحب دیں گے مگر آج تک ان کی طرف سے صدائے برنخاست والا معاملہ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اس انتظار کو ختم کر کے جناب سجاد صاحب کے "پردہ چاک" والے مضمون کا ہی جائزہ لے لیا جائے یا مزید انتظار کیا جائے؟ ہم اعلان کرتے ہیں کہ کچھ دن اور انتظار کریں گے پھر الفرقان کے آئندہ شمارہ میں بتوفیقہ تعالیٰ مفصل حوالہ جات پیش کر کے واضح طور پر ثابت کریں گے کہ ختم نبوت کے مفہوم کے بارے میں ہر دو بزرگوں کا وہی موقف ہے جو جماعت احمدیہ کا موقف ہے۔

حیاتِ نور

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کی مکمل سوانح حیات مؤلفہ شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مؤلف "حیاتِ طیبہ" زیرِ طبع ہے اس تالیف کا پیش لفظ قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے تحریر فرمایا ہے۔ قیمت دس روپے۔ ملنے کا پتہ: شیخ عبدالہادی زاہد۔ احمدیہ مسجد۔ بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور۔

الفردوس

انارکلی میں لیڈیز کپڑے کے لئے آپ کی اپنی دکان ہے

الفردوس۔ ۸۵۔ انارکلی لاہور

ایڈیٹر کی ڈاک

(۱) جناب سعید احمد صاحب غازی ضلع بہاولنگر سے تحریر فرماتے ہیں :-

"خدائے قدوس کی بے شمار رحمتیں ہوں آپ پر کہ آپ سرفروشانِ دیارِ مسیح کی داستان "درویشانِ قادیان نمبر" کی شکل میں جماعت کے سامنے لے آئے ہیں۔ پڑھ کر احساساتِ خفتہ بیدار ہو گئے۔ قادیان کے لئے ہجر و فراق کی سی کیفیت پیدا ہو گئی اور دورانِ مطالعہ بار بار درود شریف پڑھا —— وہ مجاہدین جنہوں نے (تمثیلی نہیں بلکہ حقیقی رنگ میں) سراپا "وفا" ہو کر ۱۹۴۷ء کے خونیں انقلاب میں اپنی جانیں ربِ ودود کے آستانہ پر رکھ دیں اور اس شعر کے مفہوم کے مطابق محبت سرائی کی کہ ؎

گئے وہ دن کہ ہمیں زندگی کی حسرت تھی
فضول قتل کی دیتا ہے دھمکیاں صیاد

ان کے لئے چشمِ پُرنم ہو کر دعائیں کرنے کی توفیق پائی۔ بہرکیف یہ خاص نمبر نہایت ایمان افروز اور روحانیت افزا ہے جس کے لئے آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ نیز درویشانِ مسیح کا یہ مقام و مرتبہ ——! ان پر یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل وافر ہے جس سے ہم محروم ہیں۔ ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء۔

(۲) جناب مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ جھنگ صدر سے لکھتے ہیں :-

"الفرقان کا "درویشانِ قادیان نمبر" شائع کرنے پر آپ کی خدمت میں نہایت خلوص دل سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اپنوں اور بیگانوں پر اور خصوصاً نوجوانانِ جماعت احمدیہ پر آپ نے بڑا احسان کیا ہے کہ وہ درویشانِ قادیان کی بے لوث اور بہادرانہ قربانیوں سے سبق حاصل کریں۔ اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو بلند کرنے کے لئے ہر وقت مستعد اور تیار رہیں۔ بیگانوں کے لئے سامانِ ہدایت ہے۔"

(۳) مکرم جناب عبدالحق صاحب مجاہد مغلپورہ سے لکھتے ہیں :-

"رسالہ الفرقان کا "درویشانِ قادیان نمبر" پڑھ کر ایمان تازہ ہو گیا۔ اس رسالہ میں درویشوں کی تاریخ محفوظ ہو گئی۔ آپ کا یہ احسان ہے کہ آئندہ آنے والی نسلیں اس سے استفادہ حاصل کریں گی اور آپ کے لئے دعا کریں گی۔ اسی طرح اگر آپ الفرقان کا "پیغامی نمبر" شائع فرما دیں تو یہ آپ کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہوگا۔ ۱۹۴۱ء و ۱۹۴۲ء میں قادیان سے شائع ہونے والے فرقان میں جو مضامین آپ نے پیغامیت کے متعلق شائع فرمائے تھے اگر ان تمام مضامین کو ایک رسالہ

میں شائع فرما دیں تو اس سے بھی بہت بڑا فائدہ ہوگا امید ہے کہ آنجناب اس پر توجہ فرمائیں گے۔"

(۴) جناب مولوی رشید احمد صاحب چغتائی تحریر فرماتے ہیں:۔

"گرانقدر رسالہ الفرقان کا تاریخی اور بیش بہا "درویشانِ قادیان نمبر" جسکے مندرجات کی معنوی خوبی پر جا بجا ضروری تصاویر نے گویا سونے پر سہاگہ کا کام دیا ہوا ہے۔ مبسوط اور دیدہ زیب صورت میں شائع کرنے پر اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ رسالہ ہذا اپنے علمی مضامین کے لحاظ سے پہلے ہی ایک بلند پایہ مجلہ ہے۔ اس کی اشاعت جہاں غیر از جماعت لوگوں میں مفید نتائج کی حامل ہے وہاں ایسے خاص نمبروں کی اپنے نوجوان احمدی طبقہ میں بڑی کثرت سے اشاعت ہونی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے اور آپ کو جزائے خیر دے۔"

(۵) جناب سید اعجاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال لکھتے ہیں:۔

"الفرقان کا "درویشانِ قادیان نمبر" جس کیلئے چشم براہ تھا، ملا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ بفضلِ خدا توقع سے بڑھ کر ہر لحاظ سے اپنے سابقہ نمبروں سے نمبر لے گیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ اور سلسلہ کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔"

دارالامان کے درویشانِ کرام کے کارہائے نمایاں سے اس قدر واقفیت نہ تھی جو اِس خاص نمبر کے مطالعہ سے حاصل ہوئی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اے مولا کریم ہمارے ان درویش بھائیوں پر فضل و کرم فرما جو ساری جماعت کی نمائندگی ۱۹۴۷ء کے پُرآشوب زمانہ سے اب تک صبر و تحمل سے سرانجام فرما رہے ہیں۔ ان کے مال و جان میں برکت ڈال۔ آمین ثم آمین۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(۶) جناب ماسٹر خداداد خان صاحب لکھتے ہیں:۔

"مَیں پیشتر ازیں کافی عرصہ رسالہ الفرقان کا خریدار رہا ہوں لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے درمیان میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ امید ہے آپ معاف فرمائیں گے۔ اب آئندہ کے لئے انشاء اللہ پوری پوری کوشش سے رسالہ اپنی زندگی میں جاری رکھوں گا۔ کیونکہ تبلیغی لحاظ سے یہ رسالہ ایک بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اسلام کی طرف سے اِس زمانہ میں ایک بہت بڑا حربہ ہے جو پوری طرح کامیاب ہے۔ بعض غیر احمدی دوست مجھ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ رسالہ الفرقان تو منگوایا کریں۔"

دجّالی فتنہ

اس کی

پہچان اور علاج!

(محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ۔ بہار)

ایک طرف صحاح ستہ کی حدیثوں میں آیا ہے کہ مخبر صادق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سے دنیا عالمِ وجود میں آئی اور انبیاء و مرسلین کا سلسلہ شروع ہوا، ہر نبی اپنی امت کو دجال کے فتنہ سے ڈراتا چلا آیا ہے۔ اور فرمایا کہ دجالی فتنہ اعظم الفتن ہوگا اسلئے امتِ محمدیہ کو بھی بیدار اور ہشیار رہنا چاہیئے۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عیسائیت کے فتنہ کو سب سے بڑا فتنہ قرار دیا ہے۔ جیساکہ سورۂ مریم میں فرمایا کہ عیسائیوں کے اس بڑے بول کی وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا بنا رکھا ہے، قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ پھر سورۂ کہف میں فرمایا كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ۔ یہ بڑا بول ہے جو اُن کے مُنہ سے نکلتا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا فتنہ عیسائیت کا فتنہ ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے بڑا فتنہ دجال کا فتنہ ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ سب سے بڑا فتنہ تو ایک اور صرف ایک ہی ہو سکتا ہے۔ اندریں صورت یا تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ عیسائیت اور دجالیت دونوں لفظ ہم معنی ہیں اور یہی سچ ہے اور یا یہ ماننا پڑے گا کہ اللہ اور رسول اللہ ہی ایک دوسرے کے ہم زبان نہیں ہیں۔ اور یہ بالبداہت باطل ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ شئی ایک ہی ہے اگرچہ نام دو ہیں۔ چنانچہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اکبر الفتن کا ذکر کر کے ہر کہ و مہ کو انذار فرمایا تو ساتھ ہی اس کے شر سے بچنے کا گُر بھی بتایا اور وہ یہ کہ جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی اور انتہائی دس آیتیں پڑھ لے گا وہ فتنۂ دجال سے محفوظ ہو جائیگا۔

واضح رہے کہ قرآن کریم جنتر منتر یا ٹونہ ٹوٹکہ تو ہے نہیں کہ اِدھر پھونکا اور اُدھر جادو اُترا۔ یہ تو سراسر وعظ و نصیحت اور علم و عرفان کا خزانہ ہے جس کی ہر ہدایت اکسیر اور ہر رہنمائی خضر کا حکم رکھتی ہے۔ بنا بریں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمودہ کو اِسی روشنی میں مطالعہ کرنا

چاہیئے تا اس سے کما حقہٗ فائدہ اٹھایا جا سکے۔

سورۂ کہف کا آغاز و انجام بڑی وضاحت کے ساتھ عیسائیت کے ان عقائدِ باطلہ کی تردید کرتا ہے کہ مسیح ابن اللہ اور خود خدا تھا۔ نیز بتاتا ہے کہ اس کا کلمۃ اللہ ہونا ایسی کوئی بات نہیں جس سے اس کی خدائی ثابت ہو سکے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں کو وارننگ دی ہے کہ ابنیتِ مسیح کا بڑا بول جو ان کے نوکِ زبان ہے وہ قطعی بے بنیاد اور ان کا خود ساختہ ہے۔ اور ابن مریم کو کلمۃ اللہ کہہ کر جو وہ جامے میں پھولے نہیں سماتے تو یہ بھی بالکل بیجا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلمات تو لا تعد و لا تحصیٰ ہیں حتیٰ کہ اگر سمندر پر سمندر سیاہی بن جائیں تو بھی ان کا شمار ممکن نہیں۔

قصہ مختصر یہ کہ سورۂ کہف کی ان آیات میں دجال کا ذکر تو کہیں نظر نہیں آتا البتہ عیسائیت کی بڑی زوردار تردید موجود ہے۔ تو اب سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علاج تو بتایا تھا فتنۂ دجال کا اور وہ نکل آیا مداوا فتنۂ عیسائیت کا! این چہ بوالعجبی است؟

بات دراصل یہ ہے کہ دجال کے بارہ میں بے شمار عجیب و غریب کہانیاں مشہور ہیں۔ گویا جتنے منہ اتنی باتیں۔ حتیٰ کہ یہ مسئلہ سلجھنے کے بجائے اور اُلجھ کر رہ گیا۔ ع

شد پریشاں خوابِ من از کثرتِ تعبیرہا

نکتہ وروں کی نکتہ وری اور فلسفیوں کا فلسفہ دھرا رہ گیا۔ اور یہ عقدہ حل نہ ہوا۔ مگر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اشارے میں سارا راز افشا کر دیا یہ کہہ کر کہ سورۂ کہف کی ابتدا اور انتہا میں جس فتنے کا ذکر ہے وہی فتنۂ دجال ہے۔

مندرجہ بالا بیان سے بالکل واضح ہو گیا کہ فتنہ دراصل ایک ہی ہے۔ البتہ اس کے نام دو رکھے گئے ہیں قرآن میں عیسائیت اور حدیث میں دجالیت۔ اور یہ مسئلہ اور بھی صاف ہو جاتا ہے اگر صحیح مسلم کی جساسہ والی روایت کو مدنظر رکھ لیا جائے جس میں بیان ہے کہ تمیم داری نے دجال کو گرجا میں جکڑا ہوا دیکھا تھا۔ گویا یہ فتنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک فتنۂ خوابیدہ تھا۔ نہ توحید کے درپئے آزار تھا اور نہ اہلِ اسلام کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتا تھا۔ لیکن یہ مقدر تھا کہ آخری زمانہ میں قید سے آزاد ہو، گرجا سے باہر نکلے اور مشارق و مغارب میں پھیل جائے اور اسلام پر ایسے تابڑ توڑ حملے کرے اور ابنیتِ مسیح، الوہیتِ مسیح اور تثلیث کا ایسا پروپیگنڈا کرے کہ توحید خالص کے لئے زندگی اور موت کا سوال پیدا ہو جائے۔

اس تشریح سے اس قدرتی سوال کا حل خود بخود ہو جاتا ہے کہ یہ عیسائیت تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں موجود تھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں فرمایا کہ دجال آئے گا۔ کیونکہ آپ کی عظمت و جبروت، شوکت و سطوت اور جلال و کمال کے سامنے ہر باطل دم بخود تھا، تثلیث کو توحید کے سامنے مجالِ دم زدن نہ تھی۔ لیکن آخری زمانہ میں اس نے میدان خالی پا کر اسلام کو صیدِ زبوں سمجھ لیا۔ بدقسمتی سے مسلمان اپنی سادہ لوحی سے ان عیاریوں کا شکار ہو گئے اور ؎

ہمہ عیسائیاں را از مقالِ خود مدد دادند

دلیری ہا چہ پیدا آمد پرستارانِ میت را

بجا یہ سوال کہ اس فتنہ کا سدِّ باب کیونکر ہو گا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر دجال میری زندگی میں ظاہر ہوگیا تو انا حجیجہ میں بذاتِ خود حجت، دلیل اور برہان سے اس کا مقابلہ کرونگا ورنہ فکل مسلم حجیج نفسہ - ہر مسلمان اس کا حجیج ہوگا یعنی حجت، دلیل اور برہان سے اس کا مقابلہ کریگا۔ بالآخر کاسرِ صلیب مسیح موعود کے ہاتھوں اس فتنہ کا استیصال ہوگا - ان شاء اللہ

ہمارے سارے بیان کا مختصر خلاصہ یہ ہوا کہ دجالی فتنہ کتنا بڑا فتنہ ہوگا - دجال سے کون مراد ہے، اس فتنہ کا علاج کیا ہے اور آخر اس کا قلع قمع کس کے ہاتھ پر مقدر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"بہت ہی خوب ہوا کہ عیسائیوں کا خدا فوت ہوگیا اور یہ حملہ ایک برچھی کے حملہ سے کم نہیں جو اس عاجز نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہو کر ان دجال سیرت لوگوں پر کیا ہے۔" (ازالہ اوہام)

"درویشانِ قادیان نمبر"

حال ہی میں ماہنامہ الفرقان ربوہ کا ایک خاص دیدہ زیب یادگاری نمبر ـــــ "درویشانِ قادیان نمبر" شائع ہوا ہے۔ اس نمبر کے متعلق دو بزرگوں کی آراء ملاحظہ فرمائیں :-

• محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں :-

"مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے رسالہ الفرقان کا "درویشانِ قادیان نمبر" شائع فرمایا ہے۔ رسالہ کے سرسری مطالعہ سے میں نے اسے بے حد دلچسپ اور مفید پایا ہے۔ قادیان سے ہمارا تعلق دائمی و ابدی ہے اسلئے احمدیت اور مقدس بانی سلسلہ علیہ احمدیہ کے بارے میں بار بار تذکرہ و یاد داشت ہم سب احمدیوں کے لئے باعثِ ازدیادِ ایمان ہے۔ نہ صرف یہ خاص نمبر ہی اس قابل ہے کہ ہر احمدی اسے خریدے اور اپنے پاس بطور یادگار رکھے بلکہ رسالہ الفرقان مستقل افادیت کا حامل ہے دوستوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔"

• محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر فرماتے ہیں :-

"محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے الفرقان کا "درویشانِ قادیان نمبر" نکال کر تقسیم ملک کے بعد سے اب تک درویشان کی تبلیغی اور تربیتی مساعی، انکے شب و روز کے مشاغل اور درویشان کے نام مع ولدیت و دیگر متعلقہ امور شائع فرما کر بہت حد تک جامع نمبر بنانے کی کوشش فرمائی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ اس میں بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ درویشان کے عزیز و اقارب اور ان کے احباب سے خصوصاً اور ہر احمدی دوست سے عموماً میں اس نمبر کو خرید کر خود مطالعہ کرنے اور اپنے بچوں کو مطالعہ کرانے کی درخواست کرتا ہوں۔"

• صفحات ۱۶۴ • تصاویر ۲۵ • قادیان دارالامان کا نقشہ • ٹائٹل رنگین • قیمت اڑھائی روپے +

ملنے کا پتہ

دفتر ماہنامہ الفرقان - ربوہ (پاکستان)

ایک مشہور عیسائی پادری سے ملاقات اور گفتگو

(از مکرم مولوی عبد الباسط صاحب فاضل۔ مربی ملتان)

کراچی میں کچھ عرصہ سے ایک عیسائی مشن Church of Christ کے نام سے قائم ہوا ہے۔ یہ چرچ اپنے سوا باقی تمام عیسائیوں کو خواہ وہ رومن کیتھولک ہوں یا پروٹسٹنٹ گمراہ اور غیر عیسائی قرار دیتا ہے۔ باقی عیسائی فرقوں سے ان کے اختلافات میں سے نمایاں اختلاف یہ ہے کہ ان کے نزدیک "پرانے عہد نامہ" کا زمانہ ختم ہو چکا ہے اور مسیح کی آمد یا حادثہ صلیب کے بعد پرانا عہد نامہ منسوخ ہو چکا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ ۲۵ دسمبر کو حضرت مسیح کا یوم پیدائش قرار نہیں دیتے اور نہ ہی کرسمس مناتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک اس سلسلہ میں انجیل خاموش ہے اور اگر یہ کوئی ضروری بات اور قومی تقریب ہوتی تو ضرور انجیل میں مذکور ہوتی۔

اپریل ۱۹۶۲ء میں اس چرچ کے زیر انتظام مسلسل بارہ روزہ تقریروں کا پروگرام بنایا گیا جس میں سنگا پور سے ایک مشہور امریکن پادری Mr Lee Rise خاص طور پر مدعو تھے۔ ان کی آمد کو اس مشن نے بہت شہرت اور اہمیت دی اور اس پروگرام کو شہر میں خاص طور پر مشتہر کیا گیا۔ خاکسار اکثر ان کے ہاں تبادلہ خیالات کے لئے جاتا رہتا تھا۔ اس موقعہ پر یہاں کے انچارج مشنری نے خاکسار کو بھی مدعو کیا۔ چنانچہ میں نے ان کی بعض تقریریں سنیں۔ پہلی تقریر کے بعد ان سے مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی:-

احمدی۔ مجھے آپ کی تقریر سن کر بہت خوشی ہوئی کیونکہ اس میں آپ نے عہد نامہ قدیم کو منسوخ ثابت کیا ہے اور اسلامی تعلیم کو کافی حد تک اپنا لیا ہے لیکن کیا آپ نے اس بات پر بھی غور کیا ہے کہ آپ کا یہ لیکچر خود آپ کے "عہد نامہ جدید" کے بھی خلاف ہے کیونکہ حضرت مسیح کہتے ہیں:-

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا۔" (متی $\frac{۵}{۱۷-۱۸}$)

پادری۔ جو حوالہ آپ نے پیش کیا ہے اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ مسیح توریت کی پیشگوئیاں پوری کرنے آئے تھے کیونکہ اس حوالہ میں "پورا کرنے" کا ذکر ہے۔ اور جب سب علامتیں اور پیشگوئیاں مسیح نے پوری کر دیں تو عہد نامہ قدیم خود بخود منسوخ ہو گیا۔

احمدی۔ جناب پادری صاحب! اس جگہ تو واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ "منسوخ کرنے نہیں" لیکن اس کے باوجود آپ کو اصرار ہے کہ مسیح اپنے اس فرمودہ کے خلاف

منسوخ کرنے والے تھے۔ پھر آپ کا یہ خیال بھی محلِ نظر ہے کہ مسیح نے توریت کی تمام پیشگوئیاں پوری کردی تھیں جبکہ متعدد ایسی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں جو کسی صورت بھی مسیح کے ذریعہ پوری نہیں ہوئیں۔ مثلاً :-

"مَیں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اس کے مُنہ میں ڈالوں گا۔ ......" (استثناء ۱۸/۱۵)

پادری۔ یہ پیشگوئی بھی مسیح پر چسپاں ہوتی ہے کیونکہ بنی اسرائیل میں ان سے زیادہ بلند شان کا اور کوئی نہیں گزرا۔

احمدی۔ یہ پیشگوئی ایک عظیم الشان نبی کے لئے ہے اور مسیح علیہ السلام آپ کے نزدیک خدا اور خدا کے بیٹے تھے نہ کہ نبی۔ دوسری قابلِ غور بات یہ ہے کہ خود انجیل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ مسیح اس پیشگوئی کے مصداق نہ تھے۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسٰی نے کہا کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ....." (اعمال ۳/۲۱-۲۲)

اس سے ظاہر ہے کہ مسیح کے بعد بھی اس پیشگوئی کے مصداق کے منتظر تھے اور بہر حال وہ مسیح علیہ السلام کو اُس پیشگوئی کا پورا کرنے والا نہیں سمجھتے تھے۔

پادری۔ انجیل کا مذکورہ حوالہ دراصل دو پیشگوئیوں پر مشتمل ہے چنانچہ آیت نمبر اکیس میں نئے عہد نامہ کی پیشگوئی ہے اور وہ پوری ہو رہی ہے اور بائیسویں آیت میں عہد نامہ قدیم کی پیشگوئی ہے جو پوری ہو چکی ہے اور مسیح اس کے پورا کرنے والے ہیں۔

احمدی۔ مَیں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ اس پیشگوئی کی علامات میں سے کوئی علامت مسیح علیہ السلام میں نہیں پائی جاتی۔ اسلئے مسیح اس کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ آپ نے محض جواب دینے کی کوشش میں ایک ایسی توجیہ پیش کردی ہے جس میں عیسائی شارحین اور مفسرین بھی آپ کے ساتھ متفق نہیں ہیں۔ یہ تو بڑی واضح اور سیدھی سی بات ہے کہ اکیسویں آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسیح کی آمدِ ثانی تک بعض امور "بحال" ہوں گے۔ ان میں سے ایک عظیم الشان نبی کی آمد ہے۔ اردو میں "چنانچہ" اور انگریزی میں "[illegible]" کا لفظ بتاتا ہے کہ یہ کوئی الگ پیشگوئی نہیں ہے۔ پس قطع نظر اسکے کہ موعود نبی کی علامات حضرت مسیح میں نہیں پائی جاتیں۔ انجیل کا مذکورہ حوالہ اس بات کا اعتراف ہے کہ مسیح علیہ السلام اس پیشگوئی کے پورا کرنے والے نہ تھے۔ بلکہ عہد نامہ قدیم کی یہ پیشگوئی مسیح علیہ السلام کے بعد ایک عظیم الشان نبی کی آمد کے ذریعہ پوری ہوئی۔

آیئے اب ہم ایک اور پہلو سے اس امر پر غور کریں اور وہ یہ کہ انجیل میں مسیح علیہ السلام کو بعض پرانی پیشگوئیوں کا مصداق بتایا گیا ہے حالانکہ عہد نامہ قدیم

میں وہ پیشگوئیاں مذکور نہیں ہیں۔ مثلاً:-

"اور ناصرہ نام ایک شہر میں جا بسا تاکہ
جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا
ہو کہ وہ ناصری کہلائے گا۔"

(متی ۲/۲۳)

براہ کرم آپ بہت سے نبیوں کی نہیں بلکہ کسی ایک نبی کی ایسی پیشگوئی عہد نامہ قدیم میں سے دکھا دیں۔

اس موقعہ پر پادری صاحب نے اپنے ساتھی امریکن پادری سے مشورہ کیا۔ پھر اپنے دفتر سے کچھ کتب منگوا کر دیکھیں اور کہا کہ آپ اس کا جواب پھر لے لیں۔

دو دن کے وقفہ سے خاکسار پھر پادری صاحب کے پاس پہنچا اور اپنے سوال کا جواب طلب کیا۔ جس پر پادری صاحب نے کہا یہاں پر دراصل لفظ Nazarene ہے جس کے معنی شاخ یا جدا کئے گئے کے ہیں اور مسیح کو عہد نامہ قدیم میں شاخ کہا گیا ہے۔

خاکسار نے کہا کہ پادری صاحب اس لفظ یعنی ناصرہ اور ناصری کے لئے ہمیں کسی لغت کی کتاب دیکھنے کی احتیاج نہیں ہے کیونکہ حوالہ مذکورہ میں اس کے معنی بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی جو ناصرہ نام بستی میں بسنے والا ہو۔ لہذا آپ کوئی ایسا حوالہ پیش کریں جس میں اس بات کا ذکر ہو کہ مسیح ناصرہ نام بستی میں جا کر رہائش پذیر ہوں گے اور ناصری کہلائیں گے۔

اس مرحلہ پر پادری صاحب نے بردباری اور علم کو پس پشت ڈالتے ہوئے بڑے غصہ اور بلند آواز سے کہا کہ اس سوال کا جواب میں آپ کو دے چکا ہوں اور اس کا یہی جواب ہے اور ہم آپ سے مزید کوئی گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

احمدی۔ میں یہاں آپ کی باقاعدہ دعوت پر آیا ہوں اور خود آپ نے سوال کرنے کی اجازت دی تھی۔ لہذا آپ کو تحمل اور بردباری سے گفتگو کرنی چاہیئے۔

پادری۔ ہم اپنی دعوت واپس لیتے ہیں اور ہم آپ سے آئندہ کوئی گفتگو نہیں کریں گے۔

احمدی۔ آپ نے مجھے باقاعدہ مطبوعہ دعوت نامہ بھجوایا تھا اور اپنے ماہوار رسالہ میں بھی دعوت دی تھی اب آپ اپنی دعوت واپس لے رہے ہیں تو کم از کم اپنی تحریر کے ذریعہ واپس لیں۔

پادری۔ میں اس کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا۔ بہرحال ہم آپ سے مزید گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اس پر ہماری یہ گفتگو ختم ہوگئی۔ وہاں پر کراچی مشن کے انچارج موجود تھے میں نے ان سے خطاب کرکے پوچھا کہ کیوں جناب! کیا آپ بھی اپنی دعوت واپس لیتے ہیں؟ جس کے جواب میں انہوں نے مکمل سکوت اور خاموشی میں ہی مصلحت سمجھی۔ اس گفتگو کے وقت بعض اور عیسائی بھی وہاں بیٹھے تھے ان میں سے بعض نے برملا پادری صاحب کے اس طرز عمل کو ناپسندیدہ اور غیر منصفانہ قرار دیا۔

ضروری اعلان

عیسائی پادریوں کے اسلام کے متعلق ہر سوال کا مدلل جواب دیا جاتا ہے۔ آپ ادارہ الفرقان کو لکھئے۔!

(ایڈیٹر)

غم سے گذریں حضرتِ مسرورؒ کی باتیں کریں

(محترم حکیم ماسٹر عبدالرّحمٰن صاحب خاکی بی۔اے، راولپنڈی)

آؤ اپنے عہد کے مامور کی باتیں کریں
وادیٔ ایمن میں بیٹھیں طُور کی باتیں کریں

اِک جہاں ہے ظلمتِ چاہِ ضلالت میں اسیر
نار سے اس کو نکالیں نُور کی باتیں کریں

ہر غلط فہمی کو ان کی دُور کرنے کے لئے
مہدیٔ موعود کے منشُور کی باتیں کریں

خوف باطل کا نہ ہو اعلائے حق کی راہ میں
دار پر بھی حضرتِ منصُورؒ کی باتیں کریں

وہ جو تھا دستورِ دیں خیرالقرون کے دَور میں
عہدِ حاضر میں اسی دستُور کی باتیں کریں

گرچہ ہے سیلِ حوادث رہزنِ تسکینِ دل
غم سے گذریں حضرتِ مسرُورؒ کی باتیں کریں

اِک نگاہِ لطف کی ہے آرزو خاکی مجھے
آپ ان سے طالبِ مہجور کی باتیں کریں

نوٹ: منصور اور مسرور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صفاتی نام ہیں۔ (خاکی)

انڈونیشیا میں اسلام کی آمد

(محترم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل سابق مبلغ انڈونیشیا حال ھالینڈ)

اس امر کی تحقیق کے لئے کہ اسلام انڈونیشیا میں کب آیا، ہمیں اس مسئلہ کو دو حصوں میں تقسیم کرنا پڑے گا:-

اوّل - یہ کہ انڈونیشیا اسلام سے کب متعارف ہوا۔

دوم - یہ کہ انڈونیشیا میں اسلام کی ترقی اور اس کے پھلنے پھولنے کا وقت کب آیا۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اسلام کی ابتداء یہاں مسلمان تاجروں کے ذریعہ سے ہوئی جو ملک عرب یا اسکے زیر اثر ممالک سے یہاں تجارت کی غرض سے آئے یا یہاں سے ان کا گزر ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کا وجود اوّل اوّل ساحلی علاقوں یعنی بندرگاہوں میں نظر آیا۔ یہ زمانہ تعارفی زمانہ تھا۔ مگر اسلام کو یہاں ترقی دینے اور پھیلانے کا سہرا بعد میں سراسر ہندوستانی گجراتی تاجروں کے سر ہے۔ جو اوّل اوّل تو تجارت کی غرض سے آئے مگر پھر انہوں نے اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کو ہی اپنا اوّلین مقصود قرار دے لیا۔ یہ بعد میں آنے والے لوگ پہلے آنے والے لوگوں سے اپنے نظریات، مقصد اور علم و فہم میں لازماً مختلف تھے۔

اسلام کی ترقی اس ملک میں چونکہ سراسر تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں عمل میں آئی ہے اس لئے اسلام کی آمد کا زمانہ کافی لمبا چلتا ہے اور کئی سو سال پر پھیلا ہوا ہے۔ اسلئے اس کی آمد کو کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص کرنا کسی قدر تشریح طلب ہوگا۔ کیونکہ جس طرح اسلام سے متعارف ہونے کا زمانہ کافی لمبا ہے۔ اسی طرح اس کی ترقی اور پھیلنے کا عرصہ بھی کم و بیش تین سو سالوں پر حاوی ہے۔

عام طور پر تاریخی کتب میں اسلام کا ذکر اس وقت آنے لگا ہے جبکہ اسلام کو اس ملک میں کچھ رسوخ یا اقتدار حاصل ہونا شروع ہوا۔ اس سے قبل کے حالات کچھ اندھیرے میں ہیں اور ان کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے ہمیں اپنی معلومات کی بنیاد قیاسات یا بعض آثار قدیمہ وغیرہ پر رکھنی پڑتی ہے۔ جہاں تک پرانے تجارتی قافلوں کے گزرنے اور ان کی آمد و رفت کا تعلق ہے یہ بات یقینی ہے کہ مسلمان عرب تاجروں کا تعلق عرصہ دراز سے کسی نہ کسی رنگ میں اس ملک کے ساتھ ضرور تھا اور اسے دوسری صدی ہجری تک بھی ممتد کیا جا سکتا ہے۔ یعنی آٹھویں صدی مسیحی کا وسطی زمانہ۔ مگر اسلام کی اشاعت اور ترقی جو اپنے عروج کو پہنچی ہے وہ سولھویں صدی مسیحی کا زمانہ ہے۔ جبکہ اس ملک میں ہندو راج کا خاتمہ ہوا (۱۵۲۶ء) اس وقت متعدد اچھے اور حکمران یہاں مسلمان تھے۔ ۱۵۶۸ء میں بھی ایک حکمران حسن الدین

کا ذکر خصوصیت سے تاریخی کتب میں ہے اور لکھا ہے کہ مغربی جاوا میں اس کے ذریعہ سے اسلام کو کافی ترقی ہوئی۔

مشرقی جاوا کی ایک بندرگاہ گرلیسک کے علاقہ میں ایک روایت کی بناء پر سنہ ۱۵۲۳ء میں تیس مزار کے قریب مسلمانوں کا وجود ثابت ہے۔ اسی طرح شمالی سماٹرا کے علاقہ میں بھی ایک مسلمان حکمران جس کا نام Ali Mugajat Shah (۲۸-۱۵۱۴ء) تھا۔ جس کے متعلق لکھا ہے کہ اس کی جھڑپیں اکثر پرتگالیوں کے ساتھ ہوتی رہتی تھیں جو اس وقت ملاکا (ملایا) پر قابض تھے۔ اس امر کا بیان کرنا غیر ضروری نہ ہوگا کہ پرتگالیوں کی کوشش ہمیشہ سے یہ رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کی اور یہاں کے لوگوں کی تجارت کو نقصان پہنچائیں اور اگر ممکن ہو تو اُسے بالکل ہی مٹا دیں۔

پرتگالیوں کی آمد مشرق بعید کے ان علاقوں میں سنہ ۱۵۰۹ء میں ہوئی اور سنہ ۱۵۱۱ء میں وہ ملاکا پر قابض ہو گئے۔ اس زمانہ میں ملاکا بین الاقوامی تجارت کا مرکز تھا اور مسلمان تاجروں کی آماجگاہ تھا۔ پرتگالیوں کے قبضہ کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے یہاں کی تجارت کے حالات سخت ناسازگار ہو گئے۔ ملاکا کے تاجروں کا ایک معتدبہ حصہ مشرقی جاوا سے جاکر وہاں آباد ہوا تھا۔ ان مہاجرین کو مجبوراً پھر اپنے وطن کو واپس لوٹنا پڑا۔ ان تاجروں کا ایک حصہ شمالی سماٹرا کے علاقہ میں بھی چلا گیا۔ ملاکا میں اسلام چونکہ دیر سے موجود تھا اسلئے یہ تاجر جب اپنے وطن کو واپس لوٹے تو اپنے ساتھ اسلام بھی لے گئے۔ جس کے ذریعہ جاوا اور سماٹرا میں اسلام کو کافی فروغ اور تقویت حاصل ہوئی۔

ملاکا کے متعلق تاریخی کتب میں ذکر ہے کہ چین کو جانے والے عرب اور ہندی قافلوں کا گذر اسی آبنائے ملاکا سے ہوتا تھا۔ اور یہ جگہ چونکہ ہوائی رُخ پر ٹھیک بیٹھتی تھی اسلئے اس مقام کو تجارتی لحاظ سے بہت اہمیت حاصل تھی یہی وجہ ہے کہ مشرق بعید میں اوّل اوّل یہی علاقہ اسلام سے متعارف ہوا اور اس کا اثر لازمی طور پر شمالی سماٹرا پر بھی پڑا جو اسکے بالکل قریب پڑتا تھا۔ لکھا ہے کہ سنہ ۱۴۱۴ء میں ملاکا کا بیشتر حصہ مسلمان ہو چکا تھا۔

پندرھویں صدی عیسوی بھی ایسی ہے جس کے حالات ایک حد تک سولہویں صدی کے ساتھ ملتے ہیں بعض علاقوں میں مسلمان حکمرانوں کی ابتداء ہو چکی تھی۔ نیز اس کے علاوہ جاوا میں اسلامی جدوجہد اور تبلیغ ایک منظم صورت میں زور شور کے ساتھ جاری تھی۔ اس ضمن میں تاریخی کتب میں ۹ ولیوں کا ذکر خاص طور پر کیا جاتا ہے۔ جن کی اَن تھک متحدہ اور مخلصانہ کوششوں سے جاوا میں اسلام کو فروغ حاصل ہوا۔ ان ولیوں کا ذکر تمام تاریخی کتب میں ہے۔ انہوں نے اپنا ایک مرکز بنایا (ڈمک وسطی جاوا) وہاں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی۔ اس جگہ وہ اکثر اکٹھے ہوا کرتے تھے اور باہم مشورہ سے تبلیغی ترقی کے ذرائع سوچا کرتے تھے۔ انہی ولیوں میں ایک ممتاز شخصیت ملک ابراہیم المعروف مولانا المغربی ہیں جن کی وفات سنہ ۱۴۱۹ء میں ہوئی اور آپ مشرقی جاوا کے مقام گرلیسک میں مدفون ہوئے۔

چودھویں صدی کا زمانہ ایسا ہے جس میں یہاں کی تبلیغ نسبتاً خاموش اور انفرادی رنگ کی تھی۔ اس وقت شمالی

سماٹرا میں مسلمانوں کو کچھ اقتدار حاصل ہو چکا تھا مگر اسے کوئی بہت بڑی اہمیت حاصل نہ تھی۔ تاہم وہاں ایک نہایت امید افزا رنگ میں اسلام کی ابتداء ہو چکی تھی اور اسلام وہاں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کی منازل طے کر رہا تھا۔

ابن بطوطہ کا اس جگہ (شمالی سماٹرا میں) آنا بھی تاریخ سے ثابت ہے۔ اس نے اپنے سفرنامہ میں یہاں کے مسلمان حکمران کی تعریف کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کے دربار میں علماء کو ایک خاص وقعت حاصل ہے اور انہیں بادشاہ کے دائیں جانب جگہ دی جاتی ہے اور علماء کو بھی کثیر الجہاد کے لفظ سے یاد کیا ہے اور بعض اور صفات کا بھی ذکر کیا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ اس وقت کے بادشاہ نے اسلام کی کافی خدمت کی ہے۔ ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں شاہی گھرانہ کی ایک شادی کا بھی خاص طور پر ذکر کیا ہے جس میں وہ خود شریک ہوا تھا۔ اس کی آمد کا زمانہ پورے طور پر معین نہیں کیا جا سکتا تاہم ۱۳۵۰ء کے قریب قرار دیا جا سکتا ہے۔ ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ اس وقت بعض اچھے عہدوں پر ایرانی متعین تھے۔

چودھویں صدی عیسوی میں گجرات (انڈیا) مسلمانوں کا ایک اہم مرکز بن چکا تھا اور وہاں کے مسلمان تاجروں کا راہ و رسم کثرت کے ساتھ جاوی تاجروں کے ساتھ تھی اور اس طرح جاوا میں اسلام کا نام کافی وسعت کے ساتھ پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔ یہ کوششیں زیادہ تر انفرادی رنگ کی تھیں اور خاموش تھیں۔ مشرقی جاوا کی بندرگاہ تُوبان اُن دنوں کافی ترقی پر تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں کی ایک دوسری بندرگاہ گریسک کو بھی کافی عروج حاصل ہوا۔ ان دونوں بندرگاہوں اور مقامات کا ذکر اسلام کی ترقی کے ساتھ خاص طور پر اہمیت کے ساتھ کیا جاتا ہے سلاکا کی تجارت بھی کافی زور روں پر تھی۔ اور ان دونوں تجارتی مراکز کا آپس میں گہرا رابطہ تھا۔

تیرھویں صدی ایسا زمانہ ہے جس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ قابل ذکر رنگ میں اسلام کی ابتداء مسلمانوں کا خاص طور پر اس ملک میں آنا اور یہاں قیام کرنا اس صدی میں ظہور میں آیا۔ دراصل اسی صدی میں اُن گہرے تعلقات کی ابتداء خاص طور پر وقوع میں آئی جو بعد میں عظیم الشان رنگ میں ظاہر ہوئے ——— شمالی سماٹرا کے متعلق تو وثوق سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ تیرھویں صدی عیسوی کے آخر میں وہاں مسلمانوں کے اثر و رسوخ کی ابتداء ہو چکی تھی۔ پُرانی قبروں کے آثار سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہاں ایک قبر سلطان ملک الصالح کی ہے جن کی وفات ۶۹۶ھ ہجری یعنی ۱۲۹۷ عیسوی میں ہوئی۔ نیز گمان کیا جاتا ہے کہ سَمُدرا کی مشہور اسلامی بندرگاہ (جس کا ذکر اسلامی تاریخ کے ساتھ وابستہ ہے) اسی بادشاہ نے آباد کی ہو۔ شمالی سماٹرا کی یہ وہی بندرگاہ ہے جس کا ذکر ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں کیا ہے اور بادشاہِ وقت کی تعریف بھی کی ہے۔ نیز ابن بطوطہ نے ذکر کیا ہے کہ یہاں پر اسلام چونکہ گجرات (انڈیا) سے آیا ہے اسلئے عام مشارکت پر ابھی ہندو اثر غالب ہے۔

جاوا کی بندرگاہوں میں بھی اس زمانہ میں مسلمانوں کا وجود ثابت ہے اور اس کے آثار ملتے ہیں۔ مگر چونکہ ابھی وہ کسی شمار میں نہیں تھے اسلئے عام تاریخی کتب میں اس زمانہ کے مسلمانوں کا کوئی خاص چرچا یا ذکر نہیں ہے تاہم

ان کے وجود کو بہر رنگ تسلیم کیا گیا ہے جس سے انکار کی گنجائش نہیں۔
اسی تیرھویں صدی کے آخر میں شمالی سماٹرا میں اطالوی سیاح مارکوپولو چین سے ایران جاتے ہوئے ۱۲۹۲ء میں یہاں سے گزرا سمدرا کی بندرگاہ میں (جس کا ذکر اوپر آچکا ہے) کوئی ۵ ماہ قیام کیا۔ اس لمبے قیام کا سبب دراصل ہوائی رُخ کا انتظار تھا جو اس کے سفر کے لئے ضروری تھا۔ لکھا ہے کہ اس کی آمد کے وقت سمدرا کے لوگ تو مسلمان نہ تھے (ممکن ہے صرف ایک حصہ ہی ابھی اسلام لایا ہو) مگر وہاں کی ایک اور بندرگاہ Perlak مسلمان تھی۔ یہ لکھا ہے کہ مارکوپولو کی آمد کے بعد چند ہی سالوں میں یعنی ۱۲۹۷ء تک سمدرا کے لوگ بھی سارے کے سارے اسلام قبول کر چکے تھے۔

ایک مشہور انڈونیشین شخصیت حاجی آگوسالم ہیں (جو حال ہی میں فوت ہوئے ہیں) انہوں نے بھی گہری تحقیق کے بعد اس نتیجہ کا اظہار کیا ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ انڈونیشیا کے تعلقات مسلمان تاجروں کے ساتھ بہت پرانے ہیں لیکن اگر صحیح رنگ میں دیکھا جائے تو اسلام پھیلنے کی واضح اور واقعی ابتداء کا زمانہ تیرھویں صدی عیسوی کا ابتدائی زمانہ (یعنی چھٹی صدی ہجری) ہی قرار پاتا ہے۔

ایک ڈچ مورخ ستوترہیم (Stuterheim) اپنی کتاب De Islam in Indonesia میں لکھتا ہے کہ شمالی سماٹرا میں اسلام کی ابتداء ۱۱۹۶ء میں ہو چکی تھی۔

ان مذکورہ واقعات اور بیانات کی روشنی میں ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اسلامی تبلیغی مساعی کا آغاز دراصل بارھویں صدی کے آخر یا تیرھویں صدی کے شروع میں ہوا یعنی چھٹی صدی ہجری میں۔ اس سے قبل کا زمانہ محض تجارتی رنگ کا زمانہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ جس میں مسلمانوں کے آنے جانے یا گزرنے کا مقصد صرف تجارت تھا نہ کہ اسلام کی اشاعت۔
اس تجارتی زمانہ کی ابتداء دوسری صدی ہجری تک بھی قیاس کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ حاجی آگوسالم نے بھی اپنی تحقیق میں اس کی ابتداء کو ۷۵۸ء تک ممتد کیا ہے۔ جس کی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ تاریخ سے ۷۵۸ء میں چین کی بندرگاہ کینٹن میں عربوں کی تجارت کا پتہ چلتا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ اس کے کچھ وقت بعد ملک چین میں گڑبڑ ہوئی تو یہ تجارت بند ہو گئی اور مسلمان بھی وہاں سے غائب ہو گئے۔ یہ علم نہیں ہو سکا کہ وہ مسلمان کہاں چلے گئے۔

اس کے بعد ۹ویں صدی میں پھر تجارت شروع ہو گئی۔ اور اس دفعہ پہلے سے زیادہ منظم رنگ میں تھی۔ چنانچہ کینٹن میں مسلمانوں کی ایک منظم صورت کا پتہ چلتا ہے۔ ایک امام الصلوٰۃ اور قاضی کا تقرر بھی ثابت ہے لیکن ۸۷۸ء میں حالات کچھ ایسے پیدا ہوئے کہ مسلمانوں کی یہ تجارت منقطع ہو گئی اور وہ تجارتی قافلے جو عرب سے چین آیا کرتے تھے وہ ملایا کی ایک بندرگاہ Kedah تک ہی رہ جانے لگے۔ تقریباً یکصد سال تک یہی حالت رہی۔

دسویں صدی میں (۹۷۱ء) چین کے بادشاہ نے پھر غیر ملکی تاجروں کو اپنے ملک میں آنے کی دعوت دی اور بعض نئی مراعات کا وعدہ بھی کیا۔ چنانچہ پھر مسلمانوں کی تجارت شروع ہوئی اور پہلے سے زیادہ منظم رنگ میں۔ اس تیسرے دور میں مسلمانوں کو بادشاہ کے دربار میں بھی رسائی ہوتی اور

عزت بھی دی جانے لگی۔ یہ دَور پھر کافی لمبا چلا۔ چنانچہ لکھا ہے ۱۱۷۸ء میں چین کی تجارت سب سے زیادہ عرب ممالک کے ساتھ تھی اور دوسرے نمبر پر جاوا اور پھر سماٹرا تھے۔

نیز لکھا ہے کہ اسی صدی میں جاوی لوگ خاص طور پر عربوں کے ساتھ متعارف ہوئے۔ یہ واقفیت جہاں ایک طرف مُلک چین میں بہم پہنچی وہاں خود اس ملک میں بھی بہت سے ایسے مواقع پیدا ہوگئے جن سے آپس کے تعلقات اور میل جول میں ترقی پیدا ہوئی۔ اس زمانہ کے تجارتی قافلوں کے لئے ہفتوں لمبے سفر کے بعد ایسی جگہوں کی تلاش اور وہاں پر قیام ایک ضروری امر معلوم ہوتا ہے جہاں سے وہ کھانے پینے کی اشیاء فراہم کرکے اگلی منزل کے لئے روانہ ہوسکیں۔ اس غرض کے لئے راستہ میں وہ انڈونیشیا کی بندرگاہوں میں ضرور ٹھہرتے۔ نیز اس کے علاوہ ہوائی رُخ کے انتظار میں بعض دفعہ انہیں کسی قدر لمبا عرصہ بھی ٹھہرنا پڑ جاتا جس کے لئے ملاکا اور شمالی سماٹرا کے حصے خاص طور پر اہم اور قابلِ ذکر ہیں۔ ان ملاقاتوں کے نتیجہ میں ان کے تجارتی تعلقات بھی بڑھے اور ساتھ ساتھ مذہب اسلام سے شناسائی بھی ہوئی۔ اور آہستہ آہستہ تبلیغ سے مفید نتائج بھی برآمد ہونے لگے۔

اُس زمانہ میں مسلمانوں کے اِس مُلک میں آنے جانے کا ثبوت المسعودی کی کتاب Murudjal Dzahal سے بھی ملتا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب میں جاوا کے بعض حکمرانوں کا ذکر خاص طور پر کیا ہے۔ یہ سیاح ۹۵۶ء یعنی ۳۴۵ھ ہجری میں فوت ہوئے۔ اِس روایت کی رُو سے دسویں صدی کے وسط میں مسلمانوں کا یہاں آنا جانا بیّن طور پر ثابت ہے۔

اس سے قبل کے زمانہ میں مسلمانوں کے ساتھ تعلقات اور ایک دوسرے سے متعارف ہونے کا انحصار محض اس نظریہ پر ہے جو تجارتی قافلوں کے ضمن میں اُوپر بیان ہوچکا ہے۔ اس کے علاوہ گیارھویں صدی میں مسلمانوں کے یہاں موجود ہونے کا ثبوت بہت حد تک یقینی ہے اور اس کا انحصار بعض آثارِ قدیمہ پر ہے۔ مشرقی جاوا میں ایک مسلمان عورت مسماۃ فاطمہ بنت ماموں کی قبر کا کتبہ ملا ہے جس پر ۴۷۵ھ ہجری یا ۱۰۸۲ء کا سن تحریر ہے۔ مورخین نے اسے (جہاں تک مسلمانوں کی آمد کے ثبوت کا تعلق ہے) ایک قدیم ترین ثبوت قرار دیا ہے مگر محققین نے اس رائے کا وثوق کے ساتھ اظہار نہیں کیا کہ یہ مسلمان عورت یہاں مقیم تھی یا اس نے مسافری کی حالت میں وفات پائی لیکن جہاں تک وجود کا سوال ہے یہ امر پورے طور پر مسلّم ہے۔

آخر پر اِس امر کا اظہار دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ جہاں تاریخ پورے طور پر اِس حقیقت کا ساتھ دیتی ہے کہ یہاں کا اسلام ہندوستان کے گجراتی تاجروں کی مخلصانہ مساعی کی بدولت ہے وہاں بعض رائجُ الوقت قرائن بھی ایسے ہیں جو اس حقیقت کو اور بھی اُجاگر کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ عربی کا ابتدائی قاعدہ پڑھنے کا طریق باوجود زبان کے اختلاف کے آج بھی یہاں اسی طرح رائج ہے جیسے ہم ہندوستان میں دیکھتے ہیں مثلاً الف زبر اَ، الف زیر اِ، الف پیش اُ۔ بے زبر بَ، بے زیر بِ۔ بے پیش بُ۔ پس یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ یہاں پر اسلام گجراتی مسلمانوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ان مجاہدین پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے آمین ٭

قرآن مجید اور عقیدۂ تثلیث

مستشرقین کے ایک اعتراض کا جواب

(از جناب شیخ عبد القادر صاحب فاضل لاہور)

عیسائی مستشرقین کی طرف سے قرآن مجید پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ قرآن نے ایک جگہ تو یہ ذکر کیا ہے کہ عیسائی تین خداؤں کے قائل ہیں اور دوسری جگہ یہ بیان ہے کہ نصاریٰ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عیسیٰؑ اور اس کی ماں کو "الٰہین" سمجھتے ہیں یعنی "دو معبود" بنائے ہوئے ہیں۔ گویا دوسری جگہ تثلیث کی تفصیل بیان کی گئی یعنی خدا، مسیح اور مریم۔ اس قسم کی تثلیث کے عیسائی قائل نہیں ہیں۔ اسلام سے تین سو سال پہلے کی عیسائی کونسل میں باپ، بیٹا اور روح القدس کے نام سے تثلیث کا عقیدہ منظور ہو چکا تھا۔ قرآنی بیان عیسائی تاریخ کے خلاف ہے۔ "ینابیع الاسلام" کے مصنف ریورنڈ ٹزڈل نے بھی یہ اعتراض اٹھایا ہے۔ لکھتے ہیں "کوئی سچا مسیحی حضرت مریم کی الوہیت کا کبھی قائل نہیں ہوا۔"

اس اعتراض کے جواب میں گزارش ہے کہ سورۂ مائدہ میں جہاں یہ ذکر ہے کہ عیسائی اللہ تعالیٰ کو تین میں سے ایک سمجھتے ہیں وہاں میرے نزدیک وہی تثلیث مراد ہے جو کہ نیقیہ کی کونسل میں ۳۲۵ عیسوی میں متعین کی گئی یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس۔ اسی سورۃ میں دوسری جگہ اقانیم کا نہیں بلکہ محض معبود بنانے کا ذکر ہے۔ حضرت مسیحؑ سے آئندہ جہان میں یہ پوچھا گیا کہ آپ نے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ دو معبود بنا لو۔ ان الفاظ میں عیسائی کونسل کے عقیدۂ تثلیث کی طرف اشارہ نہیں بلکہ مریم اور ابن مریم کے پُجنے کا ذکر ہے۔ اب اس امر سے کون انکار کر سکتا ہے کہ باوجودیکہ عیسائی باپ، بیٹا اور روح القدس کو خدا سمجھتے ہیں لیکن حضرت مریم کے بھی وہ ہر دور میں پجاری رہے ہیں بلکہ کیتھولک آج بھی ہیں۔ ریورنڈ ٹزڈل بھی تسلیم کرتے ہیں کہ:-

> "عیسائی کلیسیا کے بعض فرقوں میں حضرت
> مریم کی تعظیم و تکریم بڑے مبالغہ کے ساتھ
> جاری ہو گئی اور بُت پرستی کی حد تک پہنچ گئی"

ٹزڈل سمجھتے ہیں کہ اسی بُت پرستی سے بانیٔ اسلام کو یہ شبہ ہوا کہ عیسائی مریم کو ایک اقنوم سمجھتے ہیں لیکن یہ بات تب درست ہو جب قرآن مجید میں یہ لکھا ہو کہ حضرت مریم اقنوم تثلیث ہیں۔ قرآن مجید تو یہ کہتا ہے کہ مریم اور ابن مریم دونو کو پُوجا گیا۔ اس پرستش سے جب پادری ٹزڈل کو بھی انکار نہیں

تو پھر اعتراض کیا ہوا۔

چرچ ہسٹری سے معلوم ہوتا ہے کہ نظریاتی تثلیث، باپ، بیٹا روح القدس پر ایمان رکھنے کے باوصف لوگوں نے حضرت مسیحؑ کے ساتھ مریمؑ کی پرستش کو شعار بنالیا۔ مریم کے مجسّمے بنا کر گرجوں میں رکھے گئے۔ ان کو **"خدا کی ماں"** کا خطاب دیا گیا۔ ان سے دعائیں اور مناجات کی گئیں۔ ان کو دعاؤں کی قبولیت اور خدا تک پہنچنے کا وسیلہ سمجھا گیا۔ عرب تھریس اور سِتھیا میں مریم کی باقاعدہ پرستش شروع ہوگئی چوتھی صدی میں کولی ریڈی Collyridians فرقہ کے لوگ حضرت مریم کی عبادت اسی طرح کرتے تھے جیسے کنعانی دیوی "استارہ" کی پوجا کی جاتی ہے[1] کیتھولک نے آج بھی اپنی عبادت کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔

۱۔ لاٹریا (*Latria*) یہ صرف خدا یا یسوع کی عبادت ہے۔

۲۔ ہاپرڈولیا (*Hyperdulia*) یہ پرستش "خدا کی ماں"، "مبارک کنواری" حضرت مریم سے متعلق ہے۔

۳۔ ڈولیا (*Dulia*) یہ عیسائی مقدسین کی تعظیم وتکریم اور ان کے واسطہ سے پرستش ہے۔

اس تقسیم میں بظاہر اختلاف مدارج کو ملحوظ رکھا گیا لیکن عمل میں بعض دفعہ اس تمیز کو قائم نہیں رکھا جاتا۔

قرآن نے کہا ہے کہ نصاریٰ نے حضرت مسیحؑ اور مریم کو عملاً دو معبود بنا رکھا ہے۔ کیتھولک کتاب "مقدس دل کی عبادت" کا مندرجہ ذیل اقتباس اس باب میں قابل غور ہے۔

"کلیسیا نے پاک روح کی تعلیم اور مدد سے مریم کو وہ لقب دیئے ہیں جو اس کے الٰہی بیٹے کے لئے ہیں۔ یسوع ہمارا بادشاہ ہے اور مریم ہماری ملکہ ہے۔ یسوع ہمارا وکیل اور درمیانی ہے۔ مریم بھی ہمارے لئے درمیانی ہے۔ یسوع ہماری امید، ہماری پناہ، ہماری تسلی ہے۔ اور یہی ہم مریم کے بارہ میں کہتے ہیں۔ یسوع آسمان پر جانے کا راستہ ہے، مریم آسمان کا دروازہ ہے۔ یسوع ہمارا رہنما، ہماری زندگی کے راستہ کی روشنی ہے۔ مریم وہ ستارہ ہے جو ہمیں نجات کی بندرگاہ تک راہنمائی کرتا اور پہنچاتا ہے۔ یسوع فضل کا سرچشمہ ہے، مریم فضل کی ماں ہے۔ حاصل کلام یہ کہ مریم فضل سے ان سب القاب میں شامل ہے جو یسوع کو ذاتی طور پر حاصل ہیں۔"

رومن کیتھولک اِن القابات پر بھی اکتفا نہیں کرتے بلکہ مریم کو وہ عہدے اور مناصب بھی دیتے ہیں جو کہ پروٹسٹنٹ عیسائیوں کے نزدیک یسوع سے مخصوص ہیں۔

کیتھولک کتاب "Virgin's Looking Glass" میں لکھا ہے:-

"مریم ہماری شہزادی ہے جو حقیقی طور پر

1- A Short History of Christianity by J. M. Robertson P. 146

آسمان، زمین اور زمین سے نیچے کی کُل چیزوں پر حاکمہ ہے۔ فرشتوں کی حاکمہ ہے۔ انسانوں کی حاکمہ، شیطانوں پر حکومت کرنے والی، آسمان کی ہر شے کی حاکمہ، دنیا کی حاکمہ اور دوزخ میں بھی حاکمہ"

"مریم کا پاکیزہ دل" کتاب میں لکھا ہے:-

"ہم سب کے لئے مریم رحم کی ماں ہے گناہگاروں کی پناہ، مصیبت زدوں کو تسلّی دینے والی۔ اور جو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں ان کے لئے نجات۔"

"مریم کے پہلو میں رحم کا سمندر ہے۔ جہاں سے قیدیوں کو رہائی، بیماروں اور کمزوروں کو صحت، مصیبت زدوں کو تسلّی، گناہگاروں کو معافی اور نیکوں کو فضل پر فضل آزادی سے مل سکتا ہے۔"

"پس آؤ ہم یسوع کے الٰہی دل اور مریم کے پاکیزہ دل کو ہمیشہ اور ہر جگہ یاد کریں۔ اس کی تعریف کریں۔ اس کو مبارک کہیں۔ اس کی عبادت کریں، اس کی تجلیل کریں۔"

پوپ پائیس نہم اپنے ایک کلیسیائی خط (محررہ ۸ر دسمبر ۱۸۴۹ء) میں لکھتے ہیں:-

"ہمیں اپنی دعاؤں میں کمال بھروسہ کے ساتھ کنواری مریم خدا کی ماں کو بطور واسطہ اور درمیانی کے رکھنا چاہیئے تاکہ خدا ہماری اور آپ کی اور دیگر ایمانداروں کی دعاؤں کو آسانی سے منظور کرے مریم ہماری پیاری ماں ہے۔ وہ فضل کرنے والی اور رحم سے بھرپور ہے۔ اور چاہتی ہے کہ سب اس سے دعائیں مانگیں، وہ سب پر مہربانی کرتی ہے۔ اور چونکہ بطور ملکہ اپنے اکلوتے بیٹے کے دہنے ہاتھ بیٹھی ہے۔ ایسی کوئی چیز نہیں ہوسکتی جو وہ ہمیں اس سے لا نہیں سکتی۔"

ریورنڈ کینن۔ ڈبلیو۔ پی۔ ہیرس نے اپنی کتاب "رومن کیتھولک کلیسیا کی تعلیم" کے ایک باب میں "مسئلہ پرستش مریم" کے متعلق مندرجہ بالا حوالہ جات درج کئے ہیں۔ شروع میں لکھتے ہیں:-

"رومن کاتھولک مریم کی قدر کرتے کرتے اس کو خدا کے آسمانی تخت پر جا بٹھاتے ہیں اور اُسے ایسی صفات سے ملقب کرتے ہیں اور اُس کی اس طور پر پرستش کرتے ہیں کہ 'مبارک کنواری' کی الٰہی ذات سے علیحدگی نظر نہیں آتی۔" (ص ۲۰۰)

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں بھی "مریم" کے لفظ کے نیچے پرستش مریم پر بہت کچھ لکھا گیا۔ ان تصریحات کے باوجود آپ کاتھولکس سے پوچھئے کہ وہ کونسی تثلیث مانتے ہیں۔ وہ کبھی نہیں کہیں گے کہ خدا، یسوع اور مریم بلکہ وہی اقانیم باپ، بیٹا اور روح القدس بتائیں گے لیکن عملاً یسوع کے

ساتھ وہ مریم کے پجاری ہیں۔ اب فرمائیے قصور کس کا ہے عیسائیوں کا یا قرآن کا۔ جس نے دونوں جگہ امرِ واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ عیسائی تین خدا مانتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کو اقانیم ثلاثہ میں سے سمجھتے ہیں۔ اور دوسری جگہ فرمایا کہ وہ مسیح اور مریم کو دو معبود بنائے ہوئے ہیں۔ کتنی سچی حقیقت ہے جسے قرآن نے پیش کیا۔ تضاد تو خود عیسائی عقیدہ اور عمل میں ہے لیکن نقص قرآن کا بتایا جاتا ہے۔ جو کہ افسوسناک امر ہے۔

اب مجھے یہ بتانا ہے کہ عیسائی عقیدہ و عمل کے اس تضاد کو عصرِ حاضر کے محققین نے بھی محسوس کیا ہے۔ جے۔ ایم رابرٹسن اپنی کتاب A Short History of Christianity میں یہ ثابت کرتے ہیں کہ قرونِ اولیٰ میں عقیدۂ تثلیث مشرکینِ روما سے اخذ کیا گیا۔ مصر میں زمانۂ قدیم سے ایک تثلیث پج رہی تھی۔ اس تثلیث کے اقنوم عزیریس دیوتا، اس کی بیوی ایسیس اور اس کا بیٹا ہورس تھے۔ بعد ازاں ان دیوتوں کی پرستش سارے روما میں پھیل گئی۔ رومی عیسائیوں نے اس تثلیث کا نعم البدل باپ، بیٹا اور روح القدس کو سمجھا۔ لیکن چونکہ عوام الناس کی گھٹی میں باپ، ماں اور بیٹے کی عبادت رچی ہوئی تھی۔ وہ مانتے تو نظریاتی تثلیث کو رہے لیکن مریم اور ابنِ مریم کی عبادت سے وہ کبھی غافل نہیں ہوئے۔ روماۓ قدیم کے مجسموں میں ایسیس کی آغوش میں اس کے شیرخوار بیٹے ہورس کو دکھایا گیا۔ یہی مجسمے "مریم کی آغوش میں یسوع" کے طور پر پوجنے لگے۔ مریم کی عزت اس حد تک بڑھائی گئی کہ اسے "خدا کی ماں" کا خطاب دیدیا گیا۔ "نسطورس" ایک عیسائی عالم اور بشپ تھا اس نے اس خطاب کی مخالفت کی۔ پرستشِ مریم کے ترقی پذیر رجحان کا اس نے ڈٹ کر مقابلہ کیا بہت سے

عیسائی اسکے پیروکار ہو گئے۔ معاملہ یہاں تک طول پکڑ گیا کہ ایک عیسائی کونسل بلانا پڑی۔ یہ کونسل افسس کے مقام پر ۴۳۱ عیسوی میں منعقد ہوئی۔ اس میں مریم کے متعلق "خدا کی ماں" کے خطاب کی توثیق کر دی گئی اور نسطوری عقیدہ پر لعنت کی گئی اور اسے جلاوطنی کی سزا ہوئی۔ صاف ظاہر ہے کہ پانچویں صدی کے عیسائی علماء پرستشِ مریم کے عوامی رجحان کا مقابلہ نہیں کر سکے۔ اس کونسل کے فیصلہ کے بعد یہ رجحان قید و بند سے آزاد ہو کر ایک سیلاب بلا بن کر بہہ نکلا۔ لوگ نہیں چاہتے تھے کہ مریم کو ایسیس دیوی سے کمتر سمجھا جائے۔ چنانچہ انہوں نے مسیح کی طرح مریم کا مرتبہ بھی بڑھانا شروع کر دیا۔ اس موقعہ پر رابرٹسن لکھتے ہیں:-

"Thenceforth orthodox
Christianity was for all
practical purposes a
worship of a Goddess
and two supreme Gods'
und Nestorian Chris-
tianity, became a postile
religion. P. 148

اس وقت سے مروجہ عیسائیت جو کہ عملی طور پر ایک دیوی (یعنی مریم) اور "اعلیٰ خداؤں" (یعنی باپ اور بیٹا) کی پرستش گزار تھی اور نسطوری عیسائیت دو مخالف کیمپوں میں بٹ گئی صاف ظاہر ہے کہ نظریاتی تثلیث کے باوجود مریم کی پرستش پر زور دیا جاتا رہا۔ مریم اور ابنِ مریم کی یہی معبودانہ زندگی ہے جس کا قرآن حکیم میں ذکر ہوا ہے۔ اس پس منظر میں قرآنی بیان سراسر بصیرت اور ایک عظیم الشان تاریخی حقیقت ہے۔

حاصل مطالعہ

(جناب مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ)

مولانا ابوالکلام آزاد اپنی کتاب مسئلہ خلافت میں فرماتے ہیں:۔

(۱) "لیکن منصب نبوت اس اصلی جزء کے ساتھ بہت سے تبعی اجزاء پر بھی مشتمل تھا اور ضرور تھا کہ ان کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہے۔ اسی چیز کو مختلف احادیث میں مختلف تعبیرات سے موسوم کیا ہے۔ حضرت عمرؓ کے لئے محدث (بالفتح) کا مقام بتلایا گیا ہے۔ علماء کو انبیاء کا وارث کیا گیا۔ مبشرات صادقہ کو نبوت کا چالیسواں جزء قرار دیا۔ "لم یبق الا المبشرات" حدیث تجدید بھی اس سلسلہ میں داخل ہے۔"

(کتاب مسئلہ خلافت صفحہ ۱۹)

(۲) "واذکروا نعمت اللّٰہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً. وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا الخ۔ پس جاہلیت کا دوسرا نام تفرقہ ہوا اور اسلام کا دوسرا نام جماعت اور التزام جماعت۔ یہی وجہ ہے کہ تمام احادیث میں یہ حقیقت واضح کی گئی اور اعلان کیا گیا کہ جو شخص جماعت اور اطاعت امام سے الگ ہو گیا وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ اس کی موت اسلام پر نہیں بلکہ جاہلیت پر ہو گی۔ اگرچہ نماز پڑھتا ہو، روزہ رکھتا ہو اور اپنے تئیں مسلمان سمجھتا ہو۔" (صفحہ ۴۱)

(۳) خلیفہ اور امیر کی اطاعت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"عقائد ضروریہ اور ارکان اربعہ کے بعد شاید ہی کسی اسلامی اعتقاد پر اس درجہ محکم و یقینی اجماع و تعامل امت ثابت کیا جا سکے۔

صحابہ کرام و ائمہ تابعین کا حال معلوم ہے۔ مروان مدینہ کا گورنر تھا اور حضرت ابوہریرہؓ مسجد نبوی میں مؤذن تھے (یہ وہی ابوہریرہؓ ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بحرین کے گورنر تھے۔ سیف)۔ مروان کی عبادت سے بد ذوقی کا یہ حال تھا کہ سورۃ فاتحہ کے بعد آمین کہنا اور مقتدیوں کو شرکت کا موقعہ دینا بھی اس کی جلد بازی پر نہایت شاق گزرتا تھا۔ سورۃ فاتحہ ختم کرتے ہی بلا سکتہ کے قراۃ

شروع کردیا حالانکہ احادیث میں آمین کہنے کی نہایت درجہ فضیلت وارد ہے "فمن وافق تأمینہ تأمین الملائکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (بخاری) ابوہریرہؓ اس سے وعدہ لے لیتے "لا تفتنی بآمین" قرأت میں ایسی جلدی نہ مچانا کہ میری آمین ضائع جائے لیکن نماز اس کے پیچھے پڑھتے اور اس کی اطاعت سے انکار نہ کرتے۔ (بخاری)

لوگ ان کی یاوہ گوئی سننا پسند نہیں کرتے تھے اسلئے اکثر ایسا ہوتا کہ عید کے دن نماز کے بعد ہی مجمع منتشر ہو جاتا خطبہ کا لوگ انتظار نہ کرتے۔ یہ حال دیکھ کر مروان نے ایک مرتبہ چاہا عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ دیدے تاکہ نماز کے انتظار کی وجہ سے لوگوں کو مجبوراً خطبہ سننا پڑے حالانکہ یہ صریح سنت کے خلاف تھا۔ سنت ثابتہ خطبۂ عید کے بارہ میں یہی ہے کہ نماز پہلے ادا کی جائے پھر خطبہ دیا جائے۔ صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ اس پر فوراً ایک شخص نے ٹوکا اور حضرت ابوسعید خدریؓ نے من رأی منکم منکراً فلیغیرہ لخ والی روایت بیان کی۔

ایسی بے شمار باتیں کی جاتی تھیں صحابہ کرام نہایت بےباکی سے امر بالمعروف کا فرض ادا کرتے اور ہمیشہ ٹوکتے لیکن خلیفہ اُنہی کو مانتے اور اطاعت اُنہی کی کرتے کسی صحابی نے بھی اطاعت سے پہلے اس کی جستجو نہ کی کہ خلیفہ میں ساری شرطیں خلافت کی پائی جاتی ہیں یا نہیں؟ اگر اس کی جستجو کرتے تو سب سے پہلی شرط یعنی بطریق انتخاب شرعی و شوریٰ منتخب ہونا ہی مفقود تھا باقی شرطیں تو سب اس کے بعد دیکھنے اور جانچنے کی ہیں۔

حضرت سید التابعین سعید بن المسیبؒ کہا کرتے کہ بنی مروان انسانوں کو بھوکا مارتے ہیں اور کتوں کو کھلاتے ہیں اور پھر ان کے ہاتھوں ہر طرح کے مظالم و شدائد بھی سہتے مگر ساتھ ہی بہ حیثیت سلطان اسلام کے اطاعت بھی انہی کی کرتے۔

مامون و معتصم کے عہد میں بدعت اعتزال اور قول خلق قرآن کی وجہ سے ایک فتنۂ عظیم برپا ہوا۔ علماء سنت پر جو مظالم و شدائد ہوئے معلوم ہیں۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے اسّی کوڑوں کی ضرب اور برسوں تک قید خانے میں رہنا گوارا کرلیا اور مامون و معتصم کی دعوتِ بدعت کی پیروی نہ کی لیکن اطاعت کا مستحق انہی کو سمجھا اور اپنے نامۂ وصیت میں لکھا تو یہی لکھا:- والدعاء لائمۃ المسلمین بالصلاح ولا تخرج علیھم بالسیف ولا تقاتلھم فی الفتنۃ" (مسئلہ خلافت صفحہ ۵۹-۶۰)

از قلم جناب مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلہ مولوی فاضل

میثاق دیوبند اور فاران کراچی کے علمی نزاع کے فیصلہ کا طریق

چند ماہ ہوئے قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے ایک مضمون پر علمی طبقہ میں کافی لے دے ہوئی۔ انہوں نے کہیں حضرت عیسیٰؑ کو ابن احمدؐ لکھ دیا اور لطیفہ کے طور پر تمثل لها بشراً سویًّا کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو قرار دیا۔ ان کی عبارتوں کے اقتباسات پر ان پر خود دیوبند سے فتویٰ لگایا گیا۔ پھر وہ فتویٰ واپس بھی لیا گیا۔ بہرحال یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ آجکل پھر خصوصاً رسالہ میثاق دیوبند اور فاران کراچی کے درمیان یہ مسئلہ محل نزاع بنا ہوا ہے۔ قاری محمد طیب صاحب کے طرفدار حضرت عیسیٰؑ کو ابن احمدؐ ثابت کرنے کے لئے دلائل پیش کرتے ہیں اور فاران کراچی کے ایڈیٹر ماہر القادری ان کو ابن احمدؐ ثابت نہیں ہونے دیتے۔ رسالہ میثاق میں حضرت عیسیٰؑ کو ابن احمد ثابت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل دلائل پیش کئے گئے ہیں:-

(۱) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِنّما انا لکم بمنزلة الوالد۔ کہ میں امت کے لئے بمنزلہ باپ کے ہوں۔

(۲) خدا تعالیٰ فرماتا ہے النبیُّ اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم وازواجه امّھاتھم (احزاب) کہ خدا کا رسول مومنوں کا بہت قریبی رشتہ دار ہے اور اس کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

اس قسم کے دلائل سے انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ جب دنیا میں آئیں گے تو حضور کے امتی ہوں گے لہٰذا آنحضرتؐ ان کے لئے بمنزلہ باپ ہوئے۔ پس اس توجیہ کی رو سے حضرت عیسیٰؑ ابن احمد قرار پائے وغیرہ ذالک۔ چنانچہ قاری صاحب کے صاحبزادے مولانا محمد سالم قاسمی لکھتے ہیں "انّما انا لکم بمنزلة الوالد کے عموم سے حضرت مسیحؑ کو کیسے خارج کیا جا سکتا ہے۔"
(بحوالہ فاران ستمبر ۱۹۶۳ء)

ماہر القادری صاحب کا بیان

ماہر القادری صاحب دیوبند کی پارٹی کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ استدلال غلط ہے۔ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ حضورؐ کے کامل امتی نہیں بن سکتے اور نہ ہی اس حدیث اور قرآنی آیت کے تحت داخل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"انّما انا لکم بمنزلة الوالد اس کا اطلاق امت محمدیہ پر ہوتا ہے یعنی وہ لوگ جو کافر تھے پھر ایمان لائے یا تو حضورؐ کی وفات کے بعد امت میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ نے نبی بنایا ہے ان کا معاملہ صحابہ جیسا نہیں ہے جو پہلے کافر تھے پھر ایمان لائے۔ حضرت عیسیٰؑ دوسرے بعد کے امتیوں کی طرح پیدا بھی نہیں ہوں گے ... اسلئے دوسرے امتیوں کی طرح آپ کے ساتھ القاب و آداب کا معاملہ نہیں کیا جا سکتا بعد

حضرت عیسیٰ انما انا لکم بمنزلۃ الوالد کے تحت نہیں آتے ...... باپ بیٹے کے وجود پیدائش اور حیاتِ دنیوی کا ذریعہ قرار پاتا ہے اور حضور متبعوں کے لئے ان کی حیاتِ روحانی و اخلاقی کا ذریعہ اور واسطہ ہیں۔ مگر عیسیٰ حضور سے صدیوں قبل پیدا ہو چکے تھے اور شروع سے ہی مومن تھے۔ صحابہ کی طرح انہیں رسول صلعم کے ذریعہ حیاتِ روحانی اور اخلاقی نہیں ملی ..... حضرت عیسیٰ کو رسول اللہ صلعم نے اخلاق و نیکوکاری کی تعلیم نہیں دی اسلئے حدیث مذکورہ بالا کے تحت آپ کو رسول اللہ کا ابن تمثالی یا فرزند روحانی نہیں کہہ سکتے .... حضرت عیسیٰ کو ایمان، اسلام اور اخلاق و پاکیزگی کی دولت رسول اللہ صلعم کی تعلیم و تربیت اور آپ کے درسِ حکمت و سنت سے نہیں ملی آپ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ یا قدس سرہ نہیں لکھا گیا اور نہ ہی کسی نے ایسا کہا۔ اسلئے بھی اس حدیث کا انطباق پوری امت پر ہوگا مگر حضرت عیسیٰ کی ذات پر نہیں ہوگا۔ یہ جمہور امت کا فیصلہ اور عمل ہے۔" (فاران کراچی ستمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۲۵-۲۶)

تناقض کا صحیح حل

ہمارے نزدیک اس تنازعہ میں ماہر القادری صاحب کا مسلک صحیح ہے کہ حضرت عیسیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی نہیں ہو سکتے کیونکہ امتی کے لئے لازم ہے کہ اپنے متبوع سے فیض حاصل کرے اور حضرت عیسیٰ (اگر آئیں تو بھی) آنحضرت سے کچھ فیض حاصل نہ کریں گے لیکن اگر ماہر القادری صاحب اپنے عقیدہ میں تھوڑی سی ترمیم کرلیں کہ امتِ محمدیہ کا مسیح امت سے پیدا ہوگا اور اسرائیلی مسیح وفات پا چکا ہے تو ساری مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عیسیٰ ابن مریم نہ تو نبی ہو کر آ سکتے ہیں کیونکہ آیت خاتم النبیین اس کو روکتی ہے اور نہ ہی امتی ہو سکتے ہیں جیسا کہ ماہر القادری صاحب نے خود دلائل سے ثابت کیا ہے۔ ہاں اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ مسیح موعود امتِ محمدیہ میں سے پیدا ہوگا اور آنحضرت سے روحانی فیوض حاصل کر کے آپ کا روحانی بیٹا کہلائے گا اور ابن احمد ہوگا تو اس میں کچھ ہرج نہیں۔ کیونکہ اگر یہ مانا جائے کہ مسیح نہ امتی ہوگا اور نہ ہی نبی تو یہ عقیدہ امت کے اجماعی عقیدہ کے برخلاف ہے۔ پس صحیح فیصلہ وہی ہے جو آج سے تقریباً ساٹھ سال پہلے ہمارے پیارے امام علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"ظاہر ہے کہ امت کے معنی کسی پر صادق نہیں آ سکتے جب تک ہر ایک کمال اس کا نبی متبوع کے ذریعہ سے اس کو حاصل نہ ہو۔ پھر جو شخص اتنا بڑا کمال نبی کہلانے کا خود بخود رکھتا ہے وہ امتی کیونکر ہوا۔ بلکہ وہ تو مستقل طور پر نبی ہوگا جس کے لئے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ اور اگر کہو کہ پہلی نبوت اس کی جو براہ راست تھی دور کی جائے گی اور اب از سر نو بہ اتباع

البیان

قرآن مجید کا سلیس اردو ترجمہ مختصر اور مفید تفسیری حواشی کے ساتھ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَقَالُوا۟ لِإِخْوَٰنِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا۟

اے ایماندارو! ان لوگوں کی طرح نہ بن جانا جنہوں نے کفر اختیار کیا اور جب ان کے بھائی (جہاد کے لئے) ملک میں سفر کرتے ہیں یا وہ

فِى ٱلْأَرْضِ أَوْ كَانُوا۟ غُزًّى لَّوْ كَانُوا۟ عِندَنَا مَا مَاتُوا۟ وَمَا قُتِلُوا۟ لِيَجْعَلَ

خدا کی راہ میں غازی بنتے ہیں تو وہ ان کے متعلق کہتے ہیں کاش! یہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کئے جاتے۔ اس کا انجام یہ ہوگا

ٱللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِى قُلُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو ان کے دلوں میں بطور حسرت کے قائم رکھے گا۔ اللہ ہی ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو

بَصِيرٌ ○ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَحْمَةٌ

دیکھنے والا ہے۔ اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کئے جاؤ یا تم پر موت آجائے تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی رحمت بہرحال

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ○ وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى ٱللَّهِ تُحْشَرُونَ ○

اس سے بہتر ہے جو دوسرے لوگ (زندہ رہکر) مال و دولت جمع کرینگے۔ اگر تم فوت ہو جاؤ یا قتل کئے جاؤ تو بہرحال تم سب اللہ تعالیٰ کے حضور اکٹھے کئے جاؤ گے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ ٱلْقَلْبِ لَٱنفَضُّوا۟

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث تو ان لوگوں کے حق میں بہت نرم ہے۔ اگر بالفرض تو سخت زبان اور سخت دل ہوتا تو وہ تیرے اردگرد سے

تفسیر:- اس رکوع میں جہاد سے پیچھے رہنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔ نیز بتایا گیا ہے کہ وہ نہ صرف خود جہاد سے گریز کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی پیچھے رکھنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ موت علم الٰہی کے مطابق اپنے مقررہ وقت پر آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں فوت ہونے والے یا جام شہادت

مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا

دُور بھاگ جاتے - پس تو ان سے درگزر فرما اور ان کے لئے استغفار کر اور ان سے معاملات میں مشورہ لیا کر جب تو پختہ

عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ

عزم کر لے تو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کر - اللہ تعالیٰ اپنے متوکل بندوں سے بہت پیار کرتا ہے - اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے

فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ ۢ بَعْدِهٖ ۭ

تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا - اور اگر وہ تمہاری مدد ترک کر دے تو پھر کون ہے جو اس کے سوا تمہاری مدد کر سکے -

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ

چاہیئے کہ مومن اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کریں - کسی نبی کے لئے ہرگز سزاوار نہیں کہ وہ مال غنیمت میں کبھی خیانت کرے - جو شخص

يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ

خیانت کریگا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی سزا پائے گا - علاوہ ازیں یاد رکھو کہ ہر جان کو اپنے اعمال کے مطابق پورا پورا بدلہ دیا جائیگا

هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَاۗءَ بِسَخَطٍ مِّنَ

اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا - کیا وہ شخص جو ہر گھڑی رضائے الہٰی کے حصول کے پیچھے پڑا ہوا ہے اس شخص کی طرح قرار پا سکتا ہے جس نے اپنے آپ کو

اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق بنا لیا اور اس کا ٹھکانہ جہنم قرار پایا اور وہ نہایت بُرا ٹھکانہ ہے - اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسانوں کے (انکے اعمال کے مطابق) درجات

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ

مقرر ہیں - اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے - یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے جبکہ اس نے خود ان میں سے اُن کے لئے

کوشش کرنے والے بہرحال فائدہ میں ہیں کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت حاصل ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمتوں کے وارث قرار پاتے

رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج

اس عظیم الشان رسول کو مبعوث فرما دیا ہے جو اُن پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھتا ہے، ان کا تزکیۂ نفوس کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ

اور یہ لوگ قبل ازیں یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔ کیا جب کبھی تم کو مصیبت پہنچی ہے حالانکہ تم نے اس سے دو چند

اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

مصیبت میں اپنے دشمنوں کو مبتلا کیا ہوتا ہے تب بھی تم کہتے ہو یہ کہاں سے آگئی۔ کہدے کہ یہ تمہاری اپنی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ

ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ جو دُکھ تمہیں اُس دن پہنچا جب دو لشکروں کی مٹھ بھیڑ ہوئی تھی وہ اللہ کے اذن سے تھا

وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ لا وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ښ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ

تا وہ مومنوں کو نمایاں کر دے۔ اور اُن لوگوں کو نمایاں کر دے جنہوں نے نفاق اختیار کیا۔ اور جب اُن سے کہا گیا کہ آؤ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّااتَّبَعْنٰكُمْ ۭ هُمْ لِلْكُفْرِ

جنگ کرو یا دفاع ہی اختیار کرو۔ تو انہوں نے کہا اگر ہم لڑائی سمجھتے یا لڑنا جانتے تو ضرور تمہارے ساتھ ہو لیتے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس قول

يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ج يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ

کے وقت ایمان کی بجائے کفر کے زیادہ قریب ہیں۔ وہ اپنے مُنہ سے وہ بات کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں ہے۔

ہیں پیچھے رہنے والے اِن باتوں سے اپنے لئے محض حسرت کا سامان کرتے ہیں ـــــ ایسے لوگوں کی باتیں سُن کر نبی یا نبی کے جانشین کے دل میں رنج پیدا ہونا لازمی ہے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے نبی کے دل کو نہایت نرم بنایا ہے اسلئے وہ کسی قسم کی سختی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے نادان معترضین سے درگزر کا ارشاد فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جہاد کی مہم کو سرانجام دیتے رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔

بعض منافق تو یہاں تک پہنچ جاتے تھے کہ گویا نبی (معاذ اللہ) خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ فرمایا یہ نہایت احمقانہ خیال ہے اور درحقیقت

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا

اور اللہ تعالیٰ ان باتوں کو خوب جانتا ہے جو وہ چھپا رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خود گھر بیٹھے ہوئے اپنے مجاہد بھائیوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ

لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ

اگر وہ ہماری اطاعت کرتے تو قتل نہ کئے جاتے۔ اے نبی! تو کہہ دے کہ اگر تم لوگ سچے ہو تو اپنی جانوں سے موت کو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

دُور کرکے دکھاؤ۔ اے مومن! تُو ان لوگوں کو جو راہِ خدا میں شہید ہوتے ہیں مُردہ مت

اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ

گمان کر۔ بلکہ وہ لوگ تو اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو پاکر جو اس

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ

نے انہیں عطا کیا ہے خوش ہیں۔ نیز اپنے پیچھے آنے والے مومنوں کے بارے میں انہیں خوشخبری ملتی رہتی ہے

مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ

کہ ان پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ

بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ع ۱۷/۱۶ ۸

کے فضل اور احسان پر بہت خوش ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

مقامِ نبوت کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ نبی تو ہر گھڑی خدا کی خوشنودی کیلئے کوشاں رہتا ہے نبی کا وجود ایمانداروں کیلئے سراپا رحمت ہے۔ نبی کی پیروی میں مومنوں کو اگر کبھی تکلیف بھی پہنچے تو وہ اسے اپنی ہی غلطی کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس طرح مومن اور منافق میں تمیز ہو جاتی ہے اور عملی طور پر قربانی کے نتیجہ میں مومن کی شان نمایاں ہو جاتی ہے۔ راہِ خدا میں مرنے والے ان معنوں میں زندہ ہیں کہ ان کا مشن زندہ ہے۔ انکے مقاصد زندہ ہیں۔ انکے مقاصد کو دنیا میں قائم اور جاری رکھنے کیلئے ہمیشہ جماعت قائم رہتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں ہونے دیتا اور وہ انکی غیر معمولی تائید و نصرت فرماتا ہے۔

بہائیوں کے ایک سوال کا جواب

شاہد اور مشہود سے کون مراد ہیں؟

سوال: سورۃ البروج میں شاہد و مشہود کا ذکر ہے۔ بہائی کہتے ہیں کہ ان سے مراد جناب باب اور بہاء اللہ ہیں۔ اصل حقیقت کیا ہے؟ (محمد احمد وائیٹ)

الجواب: (۱) بہائیوں کا یہ دعویٰ سراسر بے بنیاد اور غلط ہے۔ باب اور بہاء اللہ کا مشن بقول بہائیوں کے یہ تھا کہ باب نے قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دے کر نئی شریعت بنانے کا دعویٰ کیا لیکن اس کی شریعت سراسر ناکام رہا۔ ابھی آدھا حصہ بھی مرتب نہ کر سکا تھا کہ قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد بہائیوں کے اعتقاد کے مطابق باب کی شریعت کو بہاء اللہ نے منسوخ ٹھہرایا اور نئی شریعت بنانے کا ادعا کیا۔ یہ مزعومہ بہائی شریعت بھی آج تک بہائیوں کی طرف سے شائع نہیں ہو سکی۔ گویا باب اور بہاء دونوں بزعم خویش قرآن مجید کو منسوخ ٹھہرانے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ اسلئے سورۃ البروج کے شاہد و مشہود کے یہ ہرگز مصداق نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ سورۃ البروج میں تو یہ بتایا گیا ہے کہ یہ سارا سلسلہ اسلئے قائم ہوگا تا ثابت کیا جائے کہ قرآن مجید زندہ اور محفوظ شریعت ہے۔ سورۃ البروج کی آخری آیت یہ ہے بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ۔ کہ اصل بات یہ ہے کہ قرآن مجید ایک محفوظ صحیفہ ہے۔ اس کی عظمت اور حفاظت کے منکر اور مکذب کا فر ہیں۔ پس چونکہ بابیت اور بہائیت کی غرض و غایت ہی یہ ہے کہ قرآن مجید کو ناقص اور غیر کامل ٹھہرا کر منسوخ قرار دے اسلئے باب اور بہاء ہرگز وہ شاہد و مشہود نہیں ہو سکتے جن کا ذکر سورۃ البروج میں ہوا ہے۔

(۲) شاہد و مشہود کی تعیین کے لئے خود قرآن مجید نے صراحت فرما دی ہے۔ سورۃ ہود میں فرمایا أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً (ہود ۲) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکروں پر اتمام حجت کے لئے ماضی، حاضر اور مستقبل تینوں زمانوں سے متعلق دلیل کا تذکرہ فرمایا ہے۔ زمانہ ماضی میں حضرت موسیٰ کی کتاب اپنی شاندار پیشگوئیوں کے ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر گواہ ہے۔ زمانہ حاضر میں خود وہ بینات اور آسمانی نشانات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ دن رات نازل ہو رہے ہیں آپ کی سچائی پر واضح دلیل ہیں۔ زمانہ مستقبل کے متعلق فرمایا وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ کہ ایک عظیم شاہد اس کی طرف سے اس کے بعد آئیگا۔ آیت میں منہ کی ضمیر غائب اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہو تو اس کے معنے یہ ہونگے کہ وہ شاہد خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوگا اور اسکی شہادت از خود نہ ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوگی۔ اور اگر ضمیر غائب کا مرجع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا جائے گا تو معنے یہ ہونگے کہ وہ شاہد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور آپ سے استفادہ

کرنے والا ہوگا۔ استفادہ کا مفہوم لفظ یتلوہ سے بھی عیاں ہے۔ کیونکہ اس کے معنے پیروی کرنے اور اتباع میں آنے کے ہیں۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند کے افادہ اور استفادہ کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (الشمس ۲-۱۱) چاند چونکہ سورج سے مستفاد ہوتا ہے اسلئے اسے تالی قرار دیا ہے یعنی پیچھے آنے والا۔ اس آیت اور یتلوہ شاهدٌ منه پر تدبر کرنے سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والا شاہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی نسبت رکھتا ہے جو چاند کو سورج سے ہوتی ہے۔ گویا وہ آپؐ کا تابع ہوگا اور آپؐ کے دین اور آپؐ کی شریعت کے قائم کرنے کے لئے آئے گا۔

پس قرآن مجید نے خود متعین فرما دیا ہے کہ مشہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور شاہد وہ وجود ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُس زمانہ میں آپؐ کی شہادت دینے کے لئے خدا کی طرف سے مامور ہوگا۔ جب دنیا کہہ رہی ہو گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور برکات ختم ہو گئے، اب آپؐ کی قوتِ قدسیہ کام نہیں کر رہی اور آپ کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔ وہ شاہد آ کر اعلان کرے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی زندہ رسول ہیں اور قرآن مجید آج بھی زندہ کتاب ہے اور اسلامی شریعت ہمیشہ کے لئے قابلِ عمل شریعت ہے۔

یہ بات کس قدر ایمان افزا ہے کہ جونہی بابی وبہائی تحریک نے اعلان کیا کہ قرآن مجید منسوخ ہے تو جھٹ اللہ تعالیٰ نے قادیان کی بستی میں اپنے غلام احمدؑ کو مبعوث فرما کر ان سے اعلان کروا دیا کہ:-

(الف) "اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکامِ فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کا تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعتِ مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۸)

(ب) "تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۴)

(ج) "خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴)

اسی طرح جب لوگ کہتے تھے کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات ختم ہو گئے ہیں تو حضرت شاہدؑ نے اعلان فرمایا؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمد

پس آیت کریمہ "شاھدٍ و مشھود" میں مشہود سے مراد سرورِ کونین حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور شاہد سے آپ کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام مراد ہیں۔ باب اور بہاء کا اس آیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سُود والے مضمون پر تعاقب

(ا) محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کے گزشتہ شمارہ (جولائی ۱۹۶۳ء) میں ایک صاحب چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کا مضمون سُود پر چھپا ہے جو قابلِ اعتراض ہے۔ آپ کا رسالہ علوم قرآنیہ کی ترویج کے لئے ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو شخص اپنے خیالات کو اسلام یا قرآن کا نام دیدے اُسے بھی علوم قرآنی کی ترویج سمجھا جائے۔ انہوں نے سُود کی جو تعریف کی ہے وہ ہرگز شرعی نہیں نہ اس کے لئے انہوں نے کوئی دلیل شرعی دی ہے۔ ان کے نزدیک جس طرح ناپ تول سے گندم گندم ہی رہتی ہے اور اگر اسے ناپا یا تولا نہ جائے تو بھی گندم ہی رہتی ہے اسی طرح سُود کا حال ہے خواہ شرح اور مدت مقرر کی جائے یا نہ کی جائے وہ سود ہی رہتا ہے۔ غور کریں کتنی مضحکہ خیز بات ہے۔ گندم اور کپڑا عین ہے سود کوئی عین نہیں۔ روپے میں لگے ہوئے کسی کپڑے کو نہیں کہتے بلکہ زائد روپیہ کے حصول کے ایک خاص طریق کو کہتے ہیں۔ اگر زائد روپیہ اس طریق پر کمایا جائے تو وہ سُود ہوگا ورنہ نہیں۔ نہ معلوم انہوں نے سود کی یہ تعریف کر کے کس کی تغلیط کی ہے، کیا آنحضرت صلعم کی؟ مطلب اُن کا ظاہر ہے کہ وہ کہنا یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح بھی زائد روپیہ کمانا جائز نہیں لیکن کیمونزم کے خیالات کو بے نقاب کہنے سے ڈرتے بھی ہیں اسلئے پیچ دار طریق پر بات کی ہے۔ اگر ان کی بات تسلیم کی جائے تو پھر کمپنیوں کے حصص [illegible] جو منافع ملتا ہے وہ بھی جائز نہیں رہیگا۔ اصل میں انہوں نے اسلام کا نام لے کر کمیونزم کا پروپیگنڈا کیا ہے اور میرے نزدیک کیمونزم بھی ویسی ہی لعنت ہے جیسی کہ سرمایہ داری۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ سُود پیدا ہوتا ہے ضرورت سے زائد ذرائع [illegible] ملکیت سے۔ اوّل تو سوال یہ ہے کہ ضرورت کی [illegible] کرے گا۔ دوسرے اس کے لئے دلیل شرعی کیا ہے کہ ضرورت سے زائد ذرائع آمد کوئی نہیں رکھ سکتا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی کتاب "اسلام میں ملکیت زمین" میں اس مسئلہ کو کافی واضح کر دیا ہے۔ بے شک وہ حضور سے اختلاف کر سکتے ہیں لیکن اس کے لئے انہیں کوئی دلیل شرعی دینی چاہیئے تھی نہ یہ کہ چوہدری اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں اسلئے اسے اسلامی تعلیم سمجھ لیا جائے۔ پھر خود ان کے اس بیان میں تضاد ہے کہ اوّل وہ کہتے ہیں کہ سُود پیدا ہوتا ہے ضرورت سے زائد ذرائع آمد سے اور پھر کہتے ہیں کہ اسلامی نظامِ معیشت کی بنیاد زکوٰۃ ہے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ اسلامی نظامِ معیشت کی بنیاد زکوٰۃ ہے تو ان کی پہلی بات خود باطل ہوگئی۔ اسلئے کہ زکوٰۃ کے لئے یہ بات لازمی ہے کہ زائد از ضرورت پیدا ہو۔ اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ اسلام زائد از ضرورت پیداوار اور ذرائع آمد سے منع نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے حد مقرر کرتا ہے کہ اس حد تک تم ذرائع آمد اپنے پاس رکھ سکتے ہو اس سے

زائد نہیں۔ اگر کسی حد سے زائد ہوا تو وہ ٹیکس کی شکل میں واپس لے لیا جائے گا۔ یہ سمجھنا بھی مہمل ہے کہ جو زکوٰۃ ادا کرے گا اس کے پاس اتنا باقی ہی نہیں رہے گا کہ وہ روپیہ سُود پر دے سکے۔ غرض اسلامی شریعت سرمایہ دارانہ نظام اور چوہدری اسمٰعیل صاحب کے خیالات کے درمیان وسط کی تعلیم دیتی ہے ان کی یہ بات خلافِ واقعہ بھی ہے کہ اگر کسی کے پاس زائد از آمدن رہنے دیئے جائیں تو سُود ختم ہو جائے گا۔ ایسے بخیل لوگ بھی ہوتے ہیں جو آپ بھوکے رہ کر پیسہ جوڑتے اور سُود پر دیتے ہیں۔ روس کو دیکھ لیں ان کا دعویٰ ہے کہ وہ کسی کے پاس زائد از ضرورت ذرائع پیداوار نہیں رہنے دیتے لیکن پھر بھی وہاں سُود چل رہا ہے۔

اس مضمون میں اور بھی بہت کچھ انٹ سنٹ ہے لیکن یہ باتیں چونکہ صریح خلافِ شریعت اور بے دلیل ہیں اسلئے لکھ رہا ہوں کہ اس قسم کے مضامین نہیں چھپنے چاہئیں یا ان سے مطالبہ کرنا چاہیئے کہ اپنی بات کو قرآنی یا حدیثی دلیل سے مدلل کرکے مضمون بھیجیں۔ والسلام

مرزا رفیع احمد"

(۲) جناب فیض محمد خان صاحب ضلع مردان سے تحریر فرماتے ہیں:-

"گزارش ہے ستمبر جولائی کا رسالہ الفرقان ملا۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب والا سُود کا مضمون پڑھا تو دل کو بہت سخت صدمہ ہوا۔ اگر زمین بٹائی پر دینا سُود خوری ہے تو رسول کریمؐ نے خیبر کی زمین بٹائی پر کیوں دی تھی؟ حضرت امام ایدہ اللہ بنصرہ نے "اسلام اور ملکیتِ زمین" کے ۴۸ صفحہ پر اس مسئلہ کو کھول دیا ہے۔ رسول کریمؐ نے تیس تیس ہزار ایکڑ زمین ایک ایک آدمی کو دیا تھا۔ کیا وہ سب خود کاشت کرتے تھے؟

(فیض محمد خان ضلع مردان)

میثاقِ دیوبند اور فاران کراچی کے علمی نزاع کے فیصلہ کا طریق

(بقیہ صفحہ ۳۶)

نبوی یعنی نبوت ان کو ملے گی جیسا کہ منشا آیت کا ہے۔ تو پھر اس صورت میں یہی امت جو خیر الامم کہلاتی ہے حق رکھتی ہے کہ ان میں سے کوئی فرد بذریعہ اتباعِ نبوی اس مرتبہ ممکنہ کو پہنچ جائے اور حضرت عیسیٰ کے آسمان سے آنے کی کوئی ضرورت نہیں .... اور اگر کہو کہ حضرت عیسیٰ امتی تو کہلائیں گے مگر نبوتِ محمدیہ سے ان کو کچھ فیض نہ ہوگا تو امتی ہونے کی حقیقت ان کے نفس میں سے مفقود ہوگی۔ کیونکہ ابھی ہم ذکر کر آئے ہیں کہ امتی ہونے کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں کہ تمام کمال اپنا اتباع کے ذریعہ سے رکھتا ہو"

(رسالہ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۱۵)

امید ہے ماہر القادری صاحب اس پر غور فرمائیں گے۔ اور یہی سیدھی راہ ہے سب اسی کو اختیار کر لیں

الفرقان کے خاص معاونین کے لئے تحریک دعا

مندرجہ ذیل بزرگوں اور احباب نے الفرقان کی دس سالہ خریداری منظور فرما کر امداد فرمائی ہے احباب بھی ان کیلئے دعا فرماویں جزاھم اللہ احسن الجزاء (ایڈیٹر)

ربوہ دار الہجرت

- سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
- حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی
- حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
- جناب چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایم اے
- جناب رفیق احمد صاحب ثاقب ایم ایس سی
- جناب چوہدری محمد لطیف صاحب ایم اے غانا
- حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری
- حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی ٹی
- جناب چوہدری یحییٰ حسن صاحب باجوہ
- جناب ڈاکٹر محمد جی صاحب ہیلتھ آفیسر دار الرحمت
- جناب قریشی عبد اللہ صاحب ایل ایل بی

قادیان دار الامان

- حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب امیر جماعت
- جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
- جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی
- جناب چوہدری سعید احمد صاحب بی۔اے
- جناب چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
- جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیلر ماسٹر
- جناب سید شہاب علی صاحب ساہتہ رتن
- جناب حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری
- جناب مسعود احمد صاحب انیس شاہجہانپوری
- جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آئی سپیشلسٹ
- جناب ڈاکٹر عطر دین صاحب
- جناب حکیم چوہدری بدر دین صاحب عامل
- جناب چوہدری منور علی صاحب فوٹوگرافر
- جناب عبید اللہ صاحب فانی۔
- جناب چوہدری عبد القدیر صاحب

ضلع جھنگ

- جناب میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت
- جناب ملک محمد حیات صاحب نسو آنہ
- جناب چوہدری عبد الحلیم خانصاحب لفافہ
- جناب حافظ مبارک علی خان صاحب ولد احمد علی خان صاحب چنیوٹ

ضلع سرگودھا

- جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت
- جناب حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
- جناب چوہدری جلال الدین صاحب حیات جنوبی
- جناب شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ
- جناب شیخ عبد الرحمن صاحب آرٹ صفی
- جناب میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد

ضلع لاہور

- جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب امیر جماعت
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ
- جناب چوہدری محمد شفیع صاحب کمیشن ایجنٹ پتوکی۔
- جناب خواجہ محمد شریف صاحب برانڈرتھ روڈ
- جناب امیر الدین صاحب رتن باغ
- جناب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب لاہور
- جناب چوہدری فتح محمد صاحب لاہور ہریکے ٹرانسپورٹ
- جناب محمد ابراہیم صاحب ریاض ریڈیو سروس
- جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خانصاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری نور احمد خان صاحب گوالمنڈی
- جناب سراج الدین صاحب نسبت روڈ
- جناب چوہدری عبد الحکیم خانصاحب میکلوڈ روڈ
- جناب سردار بشیر احمد صاحب ایس ڈی او
- جناب قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری عبد المجید صاحب ماڈل ٹاؤن
- جناب ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب ایم۔بی بی ایس
- جناب ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی
- جناب حافظ عبد الکریم صاحب فضلی
- جناب محمد عثمان صاحب لکشمی مینشن
- جناب ایس یو شیخ صاحب کوتر میٹنگ ڈائرکٹر کوتر کمپنی لمیٹڈ۔
- جناب حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ
- جناب ڈاکٹر احسان علی صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب مسٹر اے۔اے بھٹی صاحب مال روڈ
- جناب شیخ فضل احمد بشیر احمد صاحبان سمن آباد
- جناب رشید احمد صاحب ملک
- جناب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب
- جناب خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب
- جناب مرزا عبد الرحمن صاحب ناصر مرحوم
- جناب شیخ محمد شریف صاحب سمن آباد
- جناب ماسٹر حسن دین صاحب راوی پارک
- جناب چوہدری فضل الرحمن صاحب مال روڈ
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار
- جناب میجر چوہدری عزیز احمد صاحب لاہور چھاؤنی۔
- جناب عبد الرشید صاحب قریشی ہوزری بلڈنگ
- جناب چوہدری منور لطف اللہ خانصاحب ایڈووکیٹ سمن آباد
- جناب حضرت اللہ پاشا صاحب ایم اے
- جناب خواجہ امیر بخش صاحب آف آسٹریلیا

راولپنڈی

- جناب سیٹھ محمد اسماعیل صاحب چھاؤنی
- جناب شیخ غلام حیدر صاحب کالج روڈ

• جناب صوفی محمد شفیع صاحب صدر
• جناب چوہدری میجر عزیز احمد صاحب
• جناب کیپٹن ایے۔ یو۔ زیڈ احمد صاحب
• محترمہ بیگم صاحبہ جناب میاں حیات محمد صاحب
• جناب کیپٹن محمد اسحاق صاحب مری روڈ
• جناب محمد یونس صاحب فاروق سیٹلائٹ ٹاؤن
• جناب رفیق احمد صاحب دہلوی نیا محلہ
• جناب محی الدین صاحب بابا روڈا روڈ
• جناب سید مقبول احمد صاحب ڈہوزی روڈ
• جناب میر منظور علی صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن
• جناب ملک مظفر احمد صاحب کالج روڈ
• جناب ایم اے غنی صاحب بی۔ اے
• جناب ماسٹر عبد الرحمن صاحب خاکی بی۔ٹی
• جناب قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی
• جناب قاضی عبد السلام صاحب بھٹی آف نیروبی
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب
موٹر موڈرن لمیٹڈ۔
• جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

ضلع ملتان

• جناب ملک عمر علی صاحب امیر
جماعتہائے احمدیہ
• جناب ڈاکٹر عبد الکریم صاحب
• جناب پیر نصیر احمد صاحب ریڈیو فونین
• جناب چوہدری عبد الحفیظ صاحب ایڈووکیٹ
• جناب ماسٹر نواب دین صاحب ایم۔ اے

• جناب ڈاکٹر رفیق احمد صاحب
ایم۔ بی بی۔ ایس بورے والہ
• جناب شیخ محمد اسلم، محمد سلیم صاحبان
کمیشن ایجنٹ دنیاپور
• جناب چوہدری منور احمد خانصاحب ایگریکلچرسٹ
• جناب چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب
ادمیگا ریڈیو کمپنی
• جناب شیخ محمد منیر صاحب احمد دنیاپور
• جناب حکیم انور حسین محمود احمد صاحبان
دواخانہ دار الشفاء خانیوال
• جناب سیٹھ اللہ جوایا صاحب حسین آگاہی
• جناب چوہدری عبد اللطیف صاحب
• جناب بشارت احمد صاحب باجوہ ادورسیر بوراں والا
• جناب شیخ عبد الغفور صاحب پٹواری لہر
ماہنی سیال۔

ضلع شیخوپورہ

• جناب چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ
• جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی
منڈی مریدکے۔
• جناب ڈاکٹر عمر الدین صاحب زون ملیریا آفیسر

ضلع گوجرانوالہ

• جناب عبد الرحمن صاحب صابر
مینیجر سنگر مشین کمپنی
• جناب میاں برکت علی، غلام احمد صاحبان
وزیر آباد

• جناب چوہدری محمد شریف صاحب فیروزوالہ
• جناب میاں محمد شریف صاحب باغبانپورہ
• جناب چوہدری عبد الحمید صاحب تھانہ بازار
• جناب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ناگورہ
وزیر آباد
• جناب چوہدری مقبول احمد صاحب
انسپکٹر ریلوے۔
• جناب سید سجاد حیدر صاحب قانونگو
ضلع گوجرانوالہ (ربوہ)
• جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب اینڈ
برادرز وزیر آباد
• جناب میاں محمد خاں اکبر علی صاحبان وزیر آباد
• جناب میاں عنایت اللہ صاحب فاروقی
نظام آباد۔
• جناب ملک منظور احمد صاحب
لاہوری گیٹ وزیر آباد
• جناب میاں قمر الدین صاحب کھوکھر مرحوم گوجرانوالہ
• جناب چوہدری پیر محمد صاحب ہیڈ کلرک
• جناب چوہدری عزیز اللہ خاں صاحب

ضلع جہلم

• جناب سیٹھی خلیل الرحمن صاحب مشین محلہ
• جناب سیٹھی عبد الحق صاحب مین بازار

ضلع گجرات

• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
امیر جماعت احمدیہ گجرات

• جناب چوہدری عبد المالک صاحب شاہ کھاریاں
• محترمہ بیگم صاحبہ جناب سید عبد العزیز صاحب
منڈی بہاؤالدین۔
• جناب مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب ملکوال
• جناب حوالدار مبارک احمد صاحب کھاریاں

ضلع سیالکوٹ

• جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ
نائب امیر جماعت احمدیہ
• جناب حکیم سید بشیر احمد شاہ صاحب
• جناب چوہدری عبد الستار صاحب درگاوالی
• جناب محمد علی صاحب ڈسپنسر کوٹلی نیناں
• جناب میاں سلطان احمد خانصاحب
منڈیکے گورایہ
• جناب چوہدری غلام حسین صاحب
گوہد پور
• جناب چوہدری خالد سیف اللہ خانصاحب
• جناب میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ
• جناب رانا عبد المجید خان صاحب کجر ولہ

کوئٹہ

• جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ
• جناب شیخ کریم بخش صاحب مرحوم
• جناب شیخ محمد اقبال صاحب جناح روڈ
• جناب شیخ عبد الاحد صاحب تاجر
• مجلس خدام الاحمدیہ شارع فاطمہ جناح
• جناب خلیفہ عبد الرحمن صاحب

- جناب ماسٹر عبدالکریم صاحب
- جناب محمد عبدالحق صاحب جنجوعہ میڈیکل ہال
- احمدیہ پبلک لائبریری شارع فاطمہ جناح
- جناب خان عبدالوحید خانصاحب
- جناب ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ڈی پی ایچ
- جناب ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب
- جناب سید قربان حسین شاہ صاحب
- جناب چوہدری محمود احمد صاحب
- جناب عطاء الرحمن خانصاحب منفعی روڈ

اضلاع سابق صوبہ سندھ

- جناب چوہدری سلطان علی صاحب محراب پور
- جناب نصیر احمد خانصاحب ناصر خانپور
- جناب حاجی عبدالرحمن صاحب زمیں باندھی
- جناب محمد عبداللہ صاحب " "
- جناب علاؤ الدین صاحب گوٹھ علاؤ الدین
- جناب چوہدری عطاء محمد صاحب گوٹھ امام بخش
- جناب چوہدری محمد عبداللہ صاحب
- جناب چوہدری غلام نبی صاحب
- جناب چوہدری برکت علی صاحب
  گوٹھ سردار محمد پنجابی
- جناب حاجی کریم بخش صاحب گوٹھ قمر آباد
- جناب ڈاکٹر فقیر محمد صاحب
- جناب رئیس عبدالحمید صاحب باندھی
- جناب چوہدری صادق احمد صاحب دیا خامری
- جناب ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ
- جناب سیٹھ محمد دین صاحب مرحوم
- جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب
  پریذیڈنٹ نواب شاہ
- جناب چوہدری ننھے خانصاحب
  گوٹھ ننھے خاں۔
- جناب چوہدری غلام رسول صاحب
  گوٹھ غلام رسول
- جناب ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی
  امیر جماعت احمدیہ میرپور خاص۔
- جناب ابو عبدالغفار صاحب
  رسالہ روڈ حیدر آباد۔
- مجلس خدام الاحمدیہ گوٹھ جمال پور
- جناب چوہدری شاہ دین صاحب
  گوٹھ شاہ دین۔
- جناب فضل الرحمن خانصاحب
  نربل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدر آباد
- جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب رحیم آباد
- جناب چوہدری فضل احمد صاحب
  پریذیڈنٹ جماعت رحیم یار خان
- جناب حاجی قمر الدین صاحب گوٹھ قمر آباد
- جناب چوہدری شریف احمد صاحب کونڈی
- جناب مولوی عبدالحق صاحب "
- جناب چوہدری رحمت اللہ صاحب
  ڈیرہ نواب شاہ
- جناب چوہدری محمد اکرام صاحب شاہ لطیف آباد

بہاولپور

- جناب عزیز محمد خان صاحب بہاولپور
- جناب مولوی غلام نبی صاحب ایازؔ
- جناب چوہدری غلام احمد صاحب اشرفؔ

کراچی

- جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ
- جناب سردار محمد بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب ملک مبارک احمد صاحب
- جناب ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کاٹھی والے
- جناب چوہدری غلام احمد صاحب فردوس کالونی
- جناب چوہدری بشیر احمد صاحب منیرؔ
- جناب میاں عطاء الرحمن صاحب طاہرؔ
- والدہ صاحبہ شیخ محمد رفیق صاحب
  ایشو افریقن کمپنی کراچی۔
- جناب حافظ عبدالغفور صاحب ناصرؔ
- جناب چوہدری محمد خالد صاحب
- جناب چوہدری مسعود احمد صاحب خورشیدؔ
- جناب شیخ عبدالحفیظ صاحب ۳ مارکیٹ روڈ
- جناب محمد شریف صاحب چغتائی
- محترمہ انور سلطانہ صاحبہ
  بیگم ایم۔ اے ارشادؔ صاحب
- جناب عبدالرزاق صاحب مہتہ
- جناب عبدالقاسم صاحب بنگالی
- جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے لاہور
- جناب مولوی صدر الدین احمد صاحب
- محترمہ حمیدہ بیگم اہلیہ مولوی صدر الدین احمد صاحب
- جناب میجر محمد عبداللہ صاحب مہار
- جناب ملک رشید احمد صاحب بندر روڈ
- جناب چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب
- جناب چوہدری شاہنواز خانصاحب
  شاہنواز لمیٹڈ۔
- جناب چوہدری احمد مختار صاحب
  المختار لمیٹڈ۔
- جناب چوہدری احمد جان صاحب حقا اکبر منزل
- جناب میجر عبداللطیف صاحب مالیر کینٹ
- جناب چوہدری شریف احمد صاحب ڈرگ روڈ
- جناب عبدالرحیم صاحب مدہوش مارٹن روڈ
- جناب مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی
- جناب بشیر احمد صاحب ڈرائیور
- جناب حاجی شیخ رشید احمد صاحب
- مرزا محمد رفیق صاحب چغتائی ناظم آباد
- مرزا عبدالوحید صاحب بیاوی کوارٹرز

بہاولنگر

- جناب چوہدری غلام مصطفٰے احمد الدین
  صاحبان چک $\frac{184}{7.R}$
- جناب چوہدری غلام نبی صاحب گرداور سوڈا بستی

بہاولپور علاقہ

- جناب چوہدری غلام قادر صاحب کمیشن ایجنٹ
- جناب چوہدری علم الدین صاحب "
  ہارون آباد۔

• جناب مولوی محمد شفیع صاحب دکاندار چک ۱۶۶/۴۰R
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۱۰۳/۴۰R
• جناب چوہدری عبدالعزیز صاحب باجوہ باندی آباد

پشاور

• جناب محمد سعید احمد صاحب نشتر آباد
• جناب الحاج نوابزادہ محمد امین خانصاحب بنوں
• جناب مولوی خلیل الرحمٰن صاحب فاضل پشاور
• جناب خلیل الرحمٰن صاحب محلہ رام پورہ

لائلپور

• جناب صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب
• جناب مبارک علی صاحب راجباہ روڈ
• جناب مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی جڑانوالہ
• جناب شیخ الحاج عبداللطیف صاحب
• جناب ملانا محمد نعیم صاحب ولد راناتاج الدین صاحب چک ۲۹۴/۷ گ ب

دیگر اضلاع

• جناب چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری
• جناب ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ
• جناب شیخ محمد صاحب سکول ریناله اسٹیٹ
• جناب سید بشیر احمد شاہ صاحب مانسہرہ
• جناب سردار امیر محمد خانصاحب قیصرانی

ڈیرہ غازی خان

• جناب قاضی برکت اللہ صاحب ایم اے سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج میرپور آزاد کشمیر
• جناب ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبل پور
• جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم میرپور آزاد کشمیر

مشرقی پاکستان

• جناب مولوی الصلاح محمد صاحب بی اے امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان
• جناب ایس۔ ایم حسن صاحب ڈھاکہ
• جناب قاضی خلیل الرحمٰن صاحب خادم بخشی بازار روڈ ڈھاکہ
• جناب محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ
• جناب مولوی ابوالخیر محب اللہ صاحب محمود نگر
• جناب صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ڈھاکہ
• جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ڈی۔ پی۔ ایچ نارائن گنج
• جناب شیخ عبدالحمید صاحب ڈھاکہ
• جناب چوہدری سیف اللہ خانصاحب سینی
• جناب ملا محمد فضل کریم صاحب صاحب
• جناب چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نارائن گنج
• جناب چوہدری عزیز احمد صاحب نشاہنواز میڈیکل ڈھاکہ
• جناب ملک محمد طفیل صاحب ڈھاکہ
• جناب محمد حبیب اللہ صاحب نارائن گنج
• جناب مسٹر ظفر احمد صاحب میاں اینڈ کمپنی ڈھاکہ
• جناب سید میجر ضیاء الحسن صاحب چٹاگانگ
• جناب چوہدری احسان اللہ صاحب 〃
• جناب میاں محمد انور، ڈاکٹر محمد شفیق صاحبان چٹاگانگ۔
• جناب احمد علاؤ الدین صاحب چٹاگانگ
• محترمہ محمودہ بیگم سعدی صاحبہ 〃
• جناب محمد اسحاق صاحب قریشی مینیجر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ چٹاگانگ
• جناب سید سہیل احمد صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر ڈھاکہ

بھارت

• جناب مولانا محمد سلیم صاحب کلکتہ
• جناب مولانا بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ
• جناب میاں محمد حسین صاحب 〃
• جناب فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹنہ
• جناب کمال الدین صاحب مدراس
• جناب محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی ایل ایل بی۔ حیدر آباد دکن
• جناب مولوی سراج الحق صاحب حیدر آباد دکن
• جناب صدیق امیر علی صاحب مالابار
• جناب میاں محمد عمر صاحب پنجاب ہاؤس کلکتہ
• جناب مولوی محمد شمس الدین صاحب کلکتہ
• جناب میاں محمد بشیر صاحب سونگل 〃
• جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب حیدر آباد دکن
• جناب سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر
• جناب سید بشیر الدین صاحب کلکتہ
• جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ

لندن

• جناب چوہدری عبدالرحمٰن خانصاحب مولوی فاضل
• جناب خان بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد لندن

دیگر ممالک

• جناب صالح الشیبی التہندی صاحب سورابایا۔ انڈونیشیا۔
• محترمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم صالح الشیبی صاحب
• جناب چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی کماسی غانا
• جناب مسٹر محمد ناظم خانصاحب نیروبی مشرقی افریقہ
• جناب افتخار احمد صاحب اماآز یکوبہ
• جناب ایم۔ اے ظفر صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس ٹابورہ ٹانگانیکا۔
• جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر روزہل مارشس ربوہ
• جناب چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کویت
• جناب ایم۔ اے ہاشمی صاحب 〃
• جناب سید عبدالرحمٰن صاحب امریکہ
• احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا بذریعہ جناب مولوی رشید الدین صاحب
• جناب حکیم طاہر محمد صاحب سنگاپور ملایا
• جناب عبدالعزیز جمون بخش صاحب امریکہ
• جناب ایم۔ دائی ندیم صاحب نیروبی ایسٹ افریقہ
• جناب ڈاکٹر ایس۔ اے لطیف صاحب عدن

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس غرض سے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ وصیت نمبر ہرگز نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۰۹۷:۔ میں حافظ عطاء الحق ولد منشی عبدالحق صاحب کاتب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ مارچ ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں مگر میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت -/۱۰۰ روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوا کرے گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد حافظ عطاء الحق معرفت محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت کھاریاں ضلع گجرات گواہ شد صوفی نور داد ولد کرم دین محلہ ریلوے سٹیشن کھاریاں۔
گواہ شد عبداللہ خان ولد شرف دین قائم مقام امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات ۲۳ $\frac{3}{63}$

مسل نمبر ۱۷۰۹۸:۔ میں معراج الدین ولد میاں فضل دین مرحوم قوم شیخ عمر ۶۳ سال بیعت ۱۸۹۸ء ساکن بھاٹی گیٹ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{63}$ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد کوئی نہیں اور نہ میری کوئی مستقل آمد ہے صرف میرا لڑکا یا بھائی کی طرف سے بطور جیب خرچ مبلغ ۲۲/۱ روپے ماہوار ملتے ہیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف معراج دین سلطان اندرون بھاٹی گیٹ محلہ پٹ رنگاں معرفت حکیم سراج الدین صاحب مکان نمبر بی ۴/۲۸ العبد معراج الدین ولد میاں فضل دین صاحب مرحوم۔
گواہ شد سید محمد سلطان شاہ ولد سید فاضل شاہ صاحب محلہ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ
گواہ شد سید حامد شاہ۔ ولد سید مصطفیٰ شاہ صاحب انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ

مسل نمبر ۱۷۰۹۹:۔ میں محمد شریف ولد محمد حنیف قوم قریشی ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت اگست ۱۹۰۸ء ساکن محلہ سنت نگر لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{63}$ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں مگر میں اپنی اس وصیت میں یہ امر ظاہر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ میں اپنی جائداد کا دسواں حصہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں ادا کردوں گا پس جو رقم میں اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا اپنی جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کو اسے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی بشرطیکہ اس کا حصہ وصیت میری زندگی میں ادا نہ ہوچکا ہو (۲) جائداد حسب ذیل غیر منقولہ ہے (الف) مکان پختہ نمبر ۱ گلی ۵ سنت نگر لاہور کا صرف نچلا حصہ جو تین کمروں اور برآمدہ و باورچی خانہ اور ایک غسل خانہ پر مشتمل ہے البتہ برساتی بالائی حصہ پر ہے اس کی قیمت اندازاً ۸ ہزار روپیہ ہے اس کے دوسرے بالائی حصے سے بجز برساتی مذکورہ کے میرا کوئی تعلق نہیں۔ البتہ برساتی کے ساتھ ایک بیت الخلاء بھی ہے جو میری ملکیت ہے (ب) اراضی زرعی ملکیتی ۱۱ ایکڑ اور ۲ کنال واقعہ موضع ثریا کنیل ضلع گوجرانوالہ مالیتی -/۱۳۷۵۰ روپیہ بشرح ۱½ ہزار روپیہ فی ایکڑ (۳) علاوہ ازیں میرا پراویڈنٹ فنڈ تنخواہ سے کٹتا جاتا ہے جو ریٹائرمنٹ کے وقت ملے گا۔ سروست اس کی کل رقم سات ہزار روپیہ ہے لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۲۵ + ۸۳ مہنگائی الاؤنس کل -/۷۰۸ ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا العبد محمد شریف ولد محمد حنیف قریشی ہاشمی ٹیکنیکل اسسٹنٹ دفتر چیف انجینئر ہائیڈرولک ڈویژن لاہور۔ گواہ شد محمد احمد قریشی مکان نمبر ۸۹ شیخ گلی ۱۷ لیبٹ روڈ لاہور

گواہ شد۔ قاضی عبدالرحمٰن سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ محلہ دارالصدر شرقی نمبر ۲ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۰

میں خلیل احمد ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب قوم ڈھلوں پیشہ زراعت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸ ڈاکخانہ ڈھیسنگ وان ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ وصیت جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی تفصیل جائداد جو میرے بھائی کے ساتھ مشترکہ ملکیت ہے اس سے میرا حصہ ۲ مربعہ ۱۷ ایکڑ قیمتی پچیس ہزار روپیہ میری ملکیت ہے واقعہ چک ۳ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ مکان پختہ ۵ کمرے مشترکہ ہیں بمقدار دس مرلہ میرا حصہ پانچ مرلہ واقعہ شہر شیخوپورہ قیمت اڑھائی ہزار روپیہ اور فی الحال جس میں ہم چار بھائی اور ۴ ہمشیرگان اور ایک والدہ مالک ہیں موقع موضع گلوٹیاں خورد تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ہے قیمتی چار ہزار روپیہ۔ مویشی ۵ بھینسے ایک بیل ۸ بھینسیں یہ دونوں بھائیوں کی مشترکہ ہیں فقط العبد خلیل احمد موصی۔ گواہ شد سید سعید احمد ولد سید لال شاہ ساکن واربرٹن ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد سید لال شاہ میر جماعت احمدیہ نبی کریم پورہ مقام واربرٹن ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۱۷۰۳

میں سید تبسم حسین شاہ ولد سید تفضل حسین شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن A-۱۱ اسلام سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں اس وقت طالب علم ہوں اور میرے اخراجات جناب والد صاحب ادا کرتے ہیں مجھے دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی ذریعہ آمد پیدا کروں تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی اور صدر انجمن کو اطلاع دیتا رہوں گا نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد سید تبسم حسین A-۱۱ سلام سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور گواہ شد چوہدری غلام محمد ایم اے سیکرٹری وصایا حلقہ اسلامیہ پارک لاہور۔ گواہ شد چوہدری فضل الہٰی ناظم اطفال مجلس۔ پونچھ روڈ لاہور۔

مسل نمبر ۱۷۰۴

میں سید رحمت علی شاہ ولد سید کھلے شاہ قوم سید جیلانی پیشہ دکانداری عمر ۴۹ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن چک ۵ گ ب/۴۰۲ گنڈہ ہیں والا ڈاکخانہ ٹبہ ابراہیم مسی تحصیل سمندری ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد زرعی تقریباً ۲ ایکڑ اراضی الاٹ شدہ ہے عارضی مستقل ہے جو واقع جھنگ میں ہے جس کی اندازاً قیمت ۳۰۰۰/- روپیہ ہوگی اور سالانہ آمد ۲۰۰ روپیہ ہے ایک ایکڑ اراضی الاٹ شدہ عارضی مستقل واقعہ چک ۴۰۲ ج ب گنڈہ ہیں والا ضلع لائل پور ہے جس کی اندازاً قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ ہوگی اور سالانہ آمد ۵۰/- روپیہ ہے میرا کلیم سمندری ضلع لائل پور میں ہے ۲۰۹۲/- روپیہ کا منظور شدہ ہے جس کی نقد ادائیگی جیسے ہوگی میری کا چک ۴۰۱ ج ب میں سرکاری چالیس روپیہ کی کرایہ والی غیر ملکی ایک دکان ہے جس کی ماہوار آمد تقریباً دس روپیہ ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد نیز ماہوار آمد و سالانہ آمد زمین کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ خاکسار سید رحمت علی شاہ۔ گواہ شد عبدالرحمٰن گھمن زعیم موصی ۸۳۳۴۱۔

گواہ شد۔ عبدالرشید مغل سیکرٹری مال رحمت کشمیری ٹیپ مانڈلیانوالہ۔

مسل نمبر ۱۷۰۷

میں مرزا ارشاد احمد ولد مرزا احمد الدین قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۱۰۰ بلاک ۲ خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت دو صد روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد ارشاد احمد مکان نمبر ۱۰۰ - ۲ واپڈا کالونی پیرال غائب ضلع ملتان۔ گواہ شد ملک الطاف حسین دنیس موصی ۱۶۳۰۷ - ملتان۔ گواہ شد میر نصیر احمد مومن موصی ۱۲۲۰۸ ملتان

مسل نمبر ۱۷۰۹

میں ناصر احمد ظفر ولد شیخ محمد احمد صاحب مظہر قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹۰۵ پیر الہیٰ بخش کالونی کراچی نمبر ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا ایک پلاٹ ۲۳ بلاک ۱۸ - ۲۰۰ مربع گز فیڈرل ایریا بی سکیم کراچی میں واقع ہے

اس کی قیمت /-۱۶۰۰ روپیہ ہے اس پلاٹ کی ۳ اقساط ۱۲۰۰ روپے ادا کر چکا ہوں باقی ایک
قسط ۴۰۰ روپے کی واجب الادا ہے اس کے ادا کرنے کے بعد یہ میری ملکیت ہو گی میں اس
کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں (۲) میں ملازمت کرتا ہوں
جس کے ذریعہ مجھے /-۲۰۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی
۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں داخل کرتا رہوں گا اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع
مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد
ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی [illegible] داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل
کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ربنا تقبل منا انک
انت السمیع العلیم۔ العبد ناصر احمد ظفر۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی۔
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۱۱۰ میں ہدایت اللہ خان ولد سرفراز خان صاحب قوم محمد زائی افغان پیشہ زمینداری
عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و
حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۰/۵/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے بیس
گھماؤں اراضی زرعی واقع ترنگ زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور جس کی مالیت چالیس ہزار
روپیہ ہے اور میں اس کا واحد مالک ہوں میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ
سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز
کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر
جائداد ثابت ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی مندرجہ بالا زمین کے
علاوہ اگر کوئی اور ذریعہ سے آمد پیدا کروں تو اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا
العبد ہدایت اللہ خان ولد سرفراز خان دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد [illegible] احمد [illegible] محلہ
دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد محمد ابراہیم ایم اے بی ٹی [illegible] کالج ربوہ۔

نمبر ۱۶۱۱۱ میں برکت اللہ منگلا ولد رائے غلام محمد صاحب قوم منگلا پیشہ تعلیم و
تدریس عمر ۲۲ سال بیعت ۵۵-۱۹۵۴ء ساکن چک ۱۶۱ شمالی ڈاکخانہ
ریلوے سٹیشن [illegible] ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۶۳ حسب ذیل
وصیت کرتا ہوں میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے
زندہ ہیں اور میری منقولہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت میں ہے اس کے ۱/۱۰ کی
وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ

پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن مذکور کے حوالہ کر کے
رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر
اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی
یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہو گی۔ تفصیل جائداد ایک گھڑی قیمتی /-۷۰ روپے نقد /-۱۶۰ روپے میزان کل /-۲۳۰ روپے
لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ /-۳۴ (۶
ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد برکت اللہ منگلا گواہ شد محمود احمد صدر حلقہ [illegible] لاہور
گواہ شد [illegible] سیکرٹری مال [illegible] لاہور

نمبر ۱۶۱۱۲ میں عبد الوہاب ولد چوہدری نعمت علی صاحب قوم [illegible] پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال
پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۸ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۰/۴/۱۹۶۳
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں اس وقت [illegible] کالج میں پڑھتا ہوں میری غیر منقولہ جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے
البتہ میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے ایک عدد سیٹ [illegible] مالیتی /-۱۰۰ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ مرنے کے بعد جو کچھ بھی میری جائداد ہو اس
کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری آمد کوئی نہیں ہے البتہ میں ماہوار جیب خرچ جو
والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے کم و بیش ۲۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ
کرتا ہوں نیز جس قدر بھی جائداد یا آمد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ
وصیت حاوی ہو گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد عبد الوہاب گواہ شد محمد صدیق [illegible]
[illegible] نمبر ۱۱۳۲۱ گواہ شد محمد [illegible] موصی ۸۹۰۷ لاہور

نمبر ۱۶۱۱۴ میں ملک محمد شفیع ولد کرم دین قوم کھوکھر پیشہ [illegible] عمر ۶۴ سال بیعت ۱۹۰۶ ساکن
ڈاکخانہ [illegible] تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۰/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری ماہوار پنشن /-۱۸۲.۵۰ روپیہ ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی اور جائداد یا آمد پیدا کروں یا آمد میں کمی بیشی ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز
کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے نیز میری وفات کے بعد
میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ [illegible]
العبد محمد شفیع موصی گواہ شد ڈاکٹر [illegible] حسن [illegible] وصیت نمبر ۱۱۰۴۷ گجرات گواہ شد [illegible]

نمبر ۱۶۱۱۸ میں بشیر احمد ولد چوہدری [illegible] احمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۴۴ سال بیعت
۱۹۳۴ء ساکن [illegible] ڈاکخانہ ۱۱۵ چک جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible]
حسب ذیل وصیت کی ہے میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائداد ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی

وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بخزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو اتنی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی [illegible] اراضی زرعی ۱۰-۱/۲ ایکڑ بمقام چک ۱۵ جنوبی سرگودھا یعنی ۔/۲۸۹۵۰ روپیہ [illegible] ایکڑ حساب ۔/۲۵۰۰ روپے فی ایکڑ [illegible] اراضی زرعی ۱/۲ ایکڑ بمقام کوٹ [illegible] متصل سرگودھا شہر یعنی ۔/۱۵۰۰ بحساب ۳۰۰۰ فی [illegible] میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے [illegible] ہوا ہے میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا العبد [illegible] احمد راقم الحروف گواہ شد محمد افضل [illegible] گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ ۔

نمبر ١٦١٢١ ۔ میں محمود احمد عارف ولد چوہدری رحمت اللہ خاں قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی محلہ دار الصدر غربی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ نوے (۹۰) روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف العبد محمود احمد۔ گواہ شد نور احمد ولد چوہدری [illegible] جال پور ڈاکخانہ [illegible] ضلع نوابشاہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت ربوہ ۲/۶/۶۳ ۔

نمبر ١٦١٢٢ ۔ میں چوہدری مشتاق احمد ولد چوہدری [illegible] احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جال پور ڈاکخانہ [illegible] ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۔/۳۰۰ روپے جیب خرچ ہے جو کہ میرے والدین کی طرف سے مجھے ملتا ہے میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط۔ راقم الحروف محمود احمد عارف کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ العبد مشتاق احمد موصی۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ گواہ شد نور احمد ولد [illegible] صاحب [illegible] جماعت احمدیہ [illegible] جال پور ضلع نوابشاہ ۔

نمبر ١٦١٢٦ ۔ میں محمد سردار مجاہد ولد خیر دین مرحوم قوم ججہ پیشہ وردی دوز عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۰۷ء ساکن احاطہ میاں چراغ الدین بیرون دہلی دروازہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے نقد پانچ صد روپیہ صرف میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بخزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۔/۱۵۰ روپیہ ہے یہ آمد کاروبار کے لحاظ سے کم و بیش ہوتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا العبد محمد سردار مجاہد ولد خیر دین مرحوم مسجد احمدیہ [illegible] گواہ شد نواب دین ولد [illegible] دین محلہ نمبر ۳/۱۳۱ [illegible] وصیت نمبر ۵۵۲۵ گواہ شد [illegible] ولد عبد الجبار خان [illegible] موصی نمبر (۱۵۲۹۱)

نمبر ١٦١٢٧ ۔ میں عبد الرؤف رحمت اللہ ولد پیر بخش قوم ارائیں ریٹائرڈ [illegible] عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن دار الصدر غربی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت ۔/۲۰۰ روپے علاوہ اثاثہ ذاتی جو کہ امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ میں موجود ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بخزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (۲) مجھے اس کے علاوہ مبلغ دس روپے ماہوار بطور وظیفہ امداد کی نظارت تعلیم ربوہ سے ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرا گزارہ بعض رشتہ داروں کی امداد پر ہے العبد عبد الرؤف رحمت اللہ دار الصدر غربی ربوہ گواہ شد چوہدری ظہور احمد باجوہ ناظر زراعت ربوہ گواہ شد محمد ابراہیم ایم اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۔

نمبر ١٦١٢٨ ۔ میں فضل احمد ولد [illegible] مرحوم قوم کشمیری پیشہ معمار عمر ۶۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت شرقی [illegible] ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۳/۶/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے ایک عدد مکان پختہ محلہ دارالرحمت غربی لکھڑی اس کی قیمت اندازاً ۱۰۰۰۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی لیکن میری گذارہ ماہوار آمد ہے جو کہ اس وقت ۲۰۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جو ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اور اگر میں کوئی روپیہ یا جائداد کا حصہ بمد حصہ وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد یا اس کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد خلیل احمد معرفت مسجد احمدیہ کوئٹہ۔ گواہ شد محمد بخش موصی نمبر ۹۳۶ کوئٹہ گواہ شد عبد الرزاق موصی نمبر ۵۴۴۵ مسجد روڈ کوئٹہ۔

نمبر ۱۶۱۳۱ ۔ میں سعادت احمد ولد بشارت احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے کیونکہ میں نے الدین الفضل خاز ند ہے مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پانچ روپے نصف جن کا ۲۵/- ہوتے ہیں بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں مذکورہ بالا آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اس جائداد اور اس کے علاوہ اگر کوئی آمد پیدا کروں یا جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا ہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی العبد سعادت احمد ولد بشارت احمد منڈی بہاؤالدین۔ گواہ شد عبد العزیز مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات گواہ شد چوہدری نذیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔

نمبر ۱۶۱۳۲ :۔ میں محمد حسین ولد چوہدری الہ گل محمد مرحوم قوم بھٹی راجپوت پنشنر عمر ۷۲ سال بیعت فروری ۱۹۱۳ء ساکن جھنگ شہر حال ۶۵/E - بلاک پی سی ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا ایک کچا پختہ مکان اپنا اندرون محلہ جھنگ شہر میں واقع ہے جس کی قیمت اندازاً ایک ہزار روپے ہے میرا ایک اور پختہ مکان بیرون دروازہ محلہ دال جھنگ شہر میں واقع ہے اس کی تعمیر پر اندازاً ۵۲۶۰/- روپے خرچ ہوئے تھے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میں سرکاری پنشنر ہوں مجھے ماہوار پنشن مبلغ ۱۰۵/۸۱ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر

جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۵/۲/۶۳ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد خاکسار محمد حسین بقلم خود۔ گواہ شد برکت اللہ محمود مربی سلسلہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۱.. ۔ میں محمد اقبال خان ولد ملک محمد حسین صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن امین آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ حال گارڈ ریلوے سٹیشن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۶۷/- روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی تازیست ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی العبد محمد اقبال خان۔ گواہ شد۔ نصیر احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لائل پور گواہ شد غلام دستگیر سیکرٹری وصایا لائل پور۔

نمبر ۱۶۱۳۵ :۔ میں منیر احمد خان ولد غلام جیلانی خان قوم راجپوت پیشہ زراعت تجارت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۹ رجب ڈاکخانہ نمبر ۸۹ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ والدین حیات ہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت سو روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی العبد منیر احمد خان۔ گواہ شد روشن الدین احمد واقف زندگی دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نذیر احمد بابجوہ دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۱۳۳ :۔ میں نورا بی بھٹی ولد منگل قوم بھٹی پیشہ ... عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۶/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ جیب خرچ عزیزان حقیقی سے مبلغ ۳۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی العبد نشان انگوٹھا نورا بی بھٹی ولد منگل مرحوم دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد عبدالرحمن دہلوی ولد ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد سید علایت شاہ ... سرگودھا

نمبر ۱۶۱۴۲ :- میں محمد احمد خان ولد محمد احمد خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶۲ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار جیب خرچ پر ہے جو میرے والد کی طرف سے مجھے ملتی ہے جو اس وقت مبلغ - / ۱۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد محمد احمد خان دارالسلام ربوہ ۔ گواہ شد محمد احمد خان ۔ گواہ شد مرزا عزیز احمد دارالصدر غربی ربوہ ۔

نمبر ۱۶۱۴۱ :- میں منصور احمد خان ولد سعید احمد خان قوم افغان پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶۲ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ جیب خرچ پر ہے جو اس وقت ۲۵ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد منصور احمد خان ربوہ گواہ شد مرزا غلام احمد ابن مرزا عزیز احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ ۔ گواہ شد مسعود احمد خان دارالصدر ربوہ ۔

نمبر ۱۶۱۴۰ :- میں ملک محمد نقیر اللہ ولد ملک شہاب الدین مرحوم قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ - / ۲۲۵ روپے پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میں اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ العبد ملک محمد نقیر اللہ ۔ گواہ شد عبدالکریم سرگودھی مال دارالرحمت وسطی ربوہ ۔ گواہ شد ظہور حسین سابق مبلغ روس ۔

نمبر ۱۶۱۳۸ :- میں سید نور الحق بھاگلپوری ولد سید ظہور الحق صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶۲ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (۲) میری کل جائداد منقولہ بصورت نقدی ۷۴ ۱۸۲۵۲ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ - /۴۰۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا العبد سید نور الحق ۔ گواہ شد محمد مولوی فاضل ولد علی محمد صاحب صحابی آر ڈی منس ڈپو کوئٹہ گواہ شد منصور سید ارشاد بین مکان نمبر ۲ ۱/۴ رام جی لین مکہ روڈ کوئٹہ ۔

نمبر ۱۶۱۳۵ :- میں حفیظ اللہ سیدرانی ولد عبدالقادر خان سیدرانی قوم بلوچ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن لنڈ شادن ڈاکخانہ خاص ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶۲ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار جیب خرچ پر ہے جو مجھے اپنے والد صاحب ملتا ہے جو اس وقت مبلغ ۹۰ روپے ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد حفیظ اللہ سیدرانی ۶۱ ملک نران ھال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور ۔ گواہ شد کریم احمد طاہر ۲۴ عمر ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور ۔ گواہ شد لال خان جتوئی ۲۳۲ عمر ہال لاہور ۔

نمبر ۱۶۸۸۲ :- میں عبدالحی سیال ولد چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب قوم جٹ سیال پیشہ تعلیم عمر ۱۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کھنگا نوالہ ڈاکخانہ کھڈیاں ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶۲ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرے والد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں مجھے اس وقت والد کی طرف سے ۱۰ روپے ماہوار ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت

حادی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عبد الحق سیال گواہ شد سید ولایت شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عبد المنان ولد چوہدری نواب دین۔

نمبر ۱۶۱۴۹ :- میں حبیب الرحمن درد ولد مولوی عبد الرحیم صاحب درد مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۳/۱۱ ریلوے ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی کراچی نمبر ۲۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار تنخواہ ۲۵۰/- روپیہ ماہوار ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی العبد حبیب الرحمن درد گواہ شد شیخ رفیع الدین مرکزی سکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد عبد الحفیظ جنرل سکرٹری حلقہ سوسائٹی کراچی۔

نمبر ۱۶۱۵۰ :- میں عبد الرشید انور ولد چوہدری عبد الکریم صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ۵۵/۹ ڈسٹگیر کالونی کراچی نمبر ۱۹۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۴/۶/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں تجارت کرتا ہوں اس سے ماہوار آمد ۲۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی العبد عبد الرشید انور۔ گواہ شد سلطان احمد طاہر پریذیڈنٹ حلقہ عزیز آباد کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین کراچی

نمبر ۱۶۱۵۶ :- میں مبارک احمد ولد حاجی محمد امین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن تہال ڈاکخانہ تہال ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲/۷/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ ۲۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد مبارک احمد ولد محمد امین صاحب درویش معرفت احمدیہ دار التبلیغ گوگی گیٹ لیث در شہر گواہ شد محمد اکمل شاہد مربی سلسلہ لیث در گواہ شد بشیر احمد سکرٹری وصایا لیث در۔

نمبر ۱۶۱۵۷ :- میں غلام احمد ولد غلام محمد صاحب قوم میر کشمیری پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۱۵/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۵۰/- روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ العبد غلام احمد ولد غلام محمد بار بلڈنگ رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ گواہ شد ڈاکٹر محمد احسان سیکرٹری وصایا سیالکوٹ گواہ شد محمد حیات ولد میراں بخش محلہ بیٹا ابیاں گلی رنگریزاں سیالکوٹ۔

نمبر ۱۶۱۵۹ :- میں منور احمد ولد اللہ بخش قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲۵/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں منقولہ جائداد بطور سرمایہ مبلغ ۳۰۰۰/- روپیہ جو تجارت پر لگا ہوا ہے اس روپیہ سے مبلغ ۶۰/- روپیہ ماہوار آمد ہے میں اپنی مذکورہ رقم جو تجارت پر لگائی ہوئی ہے اور اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوا کرے گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد منور احمد ولد اللہ بخش گواہ شد عبد الغنی ولد محمد عالم گواہ شد محمد جمیل خان ولد پیر محمد۔

نمبر ۱۶۱۶۰ :- میں بشیر الدین احمد ولد عبد الرحمن صاحب خاکی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۶/۴/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت ایک کنال قطعہ زمین واقع سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی ہے جو میری ملکیت ہے جس کی قیمت ۳ ہزار روپیہ ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ

پاکستان ربوہ ہوگی ۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۔/۲۹۵ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا ۔ العبد بشیر الدین احمد اٹک سول کیپی موڑ گاہ راول پنڈی گواہ شد قاضی محمد نذیر صدر حلقہ مسجد آریہ محلہ راول پنڈی گواہ شد عبدالرحمن خاکی آریہ محلہ راول پنڈی ۔

نمبر ۱۷۱۶۴ :- میں میاں عبدالمالک ولد میاں محمد امیر صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹھی چھتہ بمی پوسٹ بکس وحواس بلا جبر و اکراہ ۱۷/۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۔/۲۹۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد عبدالمالک کلیار ٹاؤن ۔ سرگودہا ۔ گواہ شد اعجاز احمد چوہدری سرگودہا ۔ گواہ شد محمد حنیف موصی ۱۶۶۶۱ سرگودہا ۔

نمبر ۱۷۱۶۵ :- میں عبدالغفار ولد حشمت علی قوم ارائیں پیشہ طبابت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دایانہ ڈاکخانہ پکا سدھار ضلع منٹگمری ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ ۳/۹/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میرے پاس اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں میں نے طبابت کا کام شروع کیا ہے جس سے مجھے ۳۰ روپے ماہوار آمد ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد حصہ وصیت کی بابت ادا کر دوں تو وہ ۱/۱۰ حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی العبد عبدالغفار ۔

نمبر ۱۷۱۵۲ :- میں ڈاکٹر حاجی جنود اللہ ولد سید جلال محمد صاحب قوم سید پیشہ دندان ساز عمر ۵۳ سال اندازاً تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن سرگودہا ، ڈاکخانہ خاص سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان آج بتاریخ ۲۶/۸/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے ایک دکان واقعہ سرگودہا بلاک نمبر ۱۲ میں ہے مجھے مہاجر ہونے کی وجہ سے یہ دکان ۔/۲۵۰۰ روپیہ میں ملی ہے اس کی قیمت میں سے میں مبلغ ۔/۱۶۰۰ روپے ادا کر چکا ہوں اور تقریباً ۔/۹۰۰ روپے قابل ادا ہیں وہ بھی انشاء اللہ جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گا اس کے علاوہ مجھے ایک مکان بھی سرگودہا میں الاٹ ہوا ہے یہ مکان بلاک نمبر ۱ سرگودہا میں واقع ہے اور بصورت چوبارہ ہے اس کی قیمت کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا اور ابھی اس کا مقدمہ چل رہا ہے اس کا فیصلہ ہونے پر اس کی قیمت وغیرہ سے اطلاع دے دوں گا

میرا گزارہ ماہوار آمدنی پر ہے جو اس وقت تقریباً ۔/۱۵۰ روپے ہے اور چونکہ میں اس وقت بوجہ بیماری زیادہ کام نہیں کر سکتا اس لئے آمدنی کم ہے صحت ہونے پر انشاء اللہ تعالیٰ اضافہ ہو جائے گا ۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد اور آمدنی جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی ۔

العبد جنود اللہ ۲۶/۸/۵۳

گواہ شد سید بشیر احمد

گواہ شد ۔ سید علی محمود قرنی ابن ڈاکٹر سید جنود اللہ بلاک نمبر ۱ سرگودہا

ضروری نوٹ

مندرجہ بالا وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

عیسائیت کے بنیادی عقیدہ الوہیت مسیح پر

تحریری مناظرہ

یہ عظیم الشان مناظرہ گذشتہ سال محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری فاضل اور پادری عبدالحق صاحب چندی گڑھ (انڈیا) کے درمیان ھؤا تھا ۔ دلائل اور حوالہ جات کا نادر مجموعہ ھے ۔ آج ھی طلب کریں ۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ — علاوہ محصول ڈاک

— ملنے کا پتہ —

مکتبہ الفرقان ربوہ

قرآن مجید

عکسی قرآن، حمائلیں، باترجمہ اور بلا ترجمہ

چھوٹی تقطیع سے لیکر بڑی تقطیع تک

تفسیریں، اوراد وغیرہ۔ اور ہر قسم کی اسلامی کتابیں

مکمل فہرست مفت منگوائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس نمبر ۵۳۰ کراچی

ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ۔

مُباحثۂ مصر

اب انگریزی میں شائع ہو رہا ہے

"CAIRO DEBATE"

اس مناظرہ کی روئیداد کو پڑھ کر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا تھا کہ :-

"مناظرہ تو خیر کاسر صلیب کے شاگرد ہونے کی وجہ سے کامیاب ہونا ہی تھا مگر مجھے اس مناظرہ کی روئیداد پڑھنے سے حیرت ہوئی کہ مولوی صاحب نے اس مختصر سے مناظرہ میں کتنا مواد بھر دیا ہے۔ یہ مناظرہ یقیناً ان احمدی مبلغوں کے بہت کام آ سکتا ہے جن کا مسیحی مشنریوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔"

اب یہ مناظرہ انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے جناب قاضی محمد اسلم صاحب ترجمہ کو دیکھ چکے ہیں۔ یہ انگریزی رسالہ پریس میں ہے چند دنوں تک شائع ہو جائیگا۔ عمدہ سفید کاغذ ہوگا۔ تا سب تعلیم یافتہ عیسائیوں تک پہنچایا جا سکے۔

قیمت سوا روپیہ (1.25) علاوہ محصول ڈاک ہو گی

آج ہی خط لکھ کر کتاب محفوظ کروالیں۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ الفرقان ربوہ۔ پاکستان